مکتبہ اَفکارِ رَضا

بزرگانِ دین کا شوقِ صدقہ و خیرات



کاوش: عبدہ المذنب سید کامران عطاری مدنی غفر اللہ لہ ما یجری منہ و مامضی

اَفکارِ رَضا ریسرچ سینٹر (اہلِ سنّت و جماعت)
AFKAR-E-RAZA RESEARCH CENTER

بزرگانِ دین کا شوقِ

صدقہ و خیرات

کاوش: عبدہ المذنب سید کامران عطاری مدنی

اَفکارِ رضا رِیسرچ سِینٹر (اہلِ سنّت و جماعت)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالے کا نام: بزرگانِ دین کا شوقِ صدقہ و خیرات
کاوش: سید کامران عطاری مدنی
صفحات: 70
اشاعت: ---
مکتبہ: مکتبہ افکارِ رضا
رابطہ: +923155322470

فہرست

پہلے اسے پڑھ لیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ رب العزت کا بے پایاں شکر ہے جس نے ہمیں دینِ اسلام کی روشنی عطا فرمائی اور ہمیں ان اعمالِ صالحہ کی ترغیب دی جو نہ صرف دنیا میں سکون اور برکت کا باعث بنتے ہیں بلکہ آخرت میں کامیابی اور فلاح کی ضمانت بھی ہیں۔ ان اعمال میں صدقہ و خیرات کو ایک نمایاں مقام حاصل ہے، جس کے ذریعے ہم نہ صرف اپنے مال کو پاکیزہ بناتے ہیں بلکہ دکھی انسانیت کی خدمت کر کے اللہ کی رضا بھی حاصل کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں بارہا صدقہ و خیرات کی فضیلت اور اس کے انعامات کو بیان فرمایا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، ان کی مثال اس دانے کی مانند ہے جس سے سات بالیاں اگیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں، اور اللہ جس کے لیے چاہے اسے کئی گنا بڑھا دے، اور اللہ وسعت والا، علم والا ہے۔" (البقرہ:261)

اسی طرح رسول اللہ صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی احادیثِ مبارکہ میں بھی صدقہ و خیرات کی بے شمار برکتیں بیان کی گئی ہیں۔ نبی کریم صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:

"صدقہ برائی کے ستر دروازے بند کر دیتا ہے۔" (مسند احمد)

یہ رسالہ صدقہ و خیرات کی اسی اہمیت کو اجاگر کرنے کی ایک کوشش ہے۔ اس میں قرآنی آیات، احادیثِ مبارکہ، اور بزرگانِ دین کے واقعات کی روشنی میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح صدقہ و خیرات ہماری زندگی میں رحمت، برکت اور آخرت

میں کامیابی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ امید ہے کہ یہ رسالہ قارئین کے دلوں میں صدقہ و خیرات کی رغبت پیدا کرنے میں معاون ثابت ہو گا اور ہمیں اس عظیم عمل کو اپنانے کی توفیق ملے گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صدقہ و خیرات کی حقیقی روح کو سمجھنے اور اسے اپنی زندگی کا لازمی حصہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدقہ کی تعریف

علامہ سید شریف جرجانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ صدقہ کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں:
هِيَ الْعَطِيَّةُ تُبْتَغٰى بِهَا الْمَثُوْبَةُ مِنَ اللهِ تَعَالٰى یعنی صدقہ وہ عطیہ ہے جس کے ذریعے اللہ پاک کی بارگاہ سے ثواب کی امید رکھی جاتی ہے۔(1)

اس کے علاوہ یہ تعریف بھی کی گئی ہے: اللہ اور اس کے حبیب صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رضا اور اجر وثواب کے لئے اپنے گھر والوں، رشتہ داروں، شرعی فقیروں، مسکینوں، یتیموں، مسافروں، غریبوں اور دیگر مسلمانوں پر اور ہر جائز ونیک کام یا نیک جگہوں میں حلال وجائز مال خرچ کرنا "راہ خدا میں خرچ کرنا" کہلاتا ہے۔(2)

صدقہ وخیرات قرآن کی روشنی میں

صدقہ وخیرات کرنا اللہ پاک کا انتہائی پسندیدہ عمل ہے۔ چند آیات ملاحظہ کیجئے:
(1) وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛۚ وَ اَحْسِنُوْا ۚۛ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ(۱۹۵)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور بھلائی والے ہو جاؤ بیشک بھلائی والے اللہ کے محبوب ہیں۔(3)

(2) مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ

1---کتاب التعریفات، باب الصاد، ص132، دار الکتب العلمیہ بیروت

2---نجات دلانے والے اعمال کی معلومات، ص183، مکتبۃ المدینہ کراچی

3---پ2، البقرۃ:195

فِیۡ کُلِّ سُنۡۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ ؕ وَ اللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنۡ یَّشَآءُ

ترجمۂ کنز الایمان: ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانہ کی طرح جس نے اوگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے۔[1]

(3) وَ مَثَلُ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمُ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰہِ وَ تَثۡبِیۡتًا مِّنۡ اَنۡفُسِہِمۡ کَمَثَلِ جَنَّۃٍۭ بِرَبۡوَۃٍ اَصَابَہَا وَابِلٌ فَاٰتَتۡ اُکُلَہَا ضِعۡفَیۡنِ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ یُصِبۡہَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ

ترجمۂ کنز الایمان: اور ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی رضا چاہنے میں خرچ کرتے ہیں اور اپنے دل جمانے کو اس باغ کی سی ہے جو بھوڑ (ریتلی زمین) پر ہو اس پر زور کا پانی پڑا تو دونے میوے لایا پھر اگر زور کا مینہ اسے نہ پہنچے تو اوس کافی ہے۔[2]

(4) اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ثُمَّ لَا یُتۡبِعُوۡنَ مَاۤ اَنۡفَقُوۡا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًی ۙ لَّہُمۡ اَجۡرُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ۚ وَ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ﴿۲۶۲﴾

ترجمۂ کنز الایمان: وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر دیے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ تکلیف دیں ان کا نیگ (اجر وثواب) ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہو اور نہ کچھ غم۔[3]

(5) اِنَّ الۡمُصَّدِّقِیۡنَ وَ الۡمُصَّدِّقٰتِ وَ اَقۡرَضُوا اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا یُّضٰعَفُ لَہُمۡ وَ لَہُمۡ اَجۡرٌ کَرِیۡمٌ

1---پ2، البقرۃ:261

2---پ2، البقرۃ:265

3---پ2، البقرۃ:262

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جنہوں نے اللہ کو اچھا قرض دیا ان کے دُونے ہیں اور ان کے لئے عزت کا ثواب ہے۔[1]

(6) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ کی راہ میں ہمارے دیئے میں سے خرچ کرو۔[2]

(7) وَ مِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ یَتَّخِذُ مَا یُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَ صَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَیُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِیْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۠(۹۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کچھ گاؤں والے وہ ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو خرچ کریں اسے اللہ کی نزدیکیوں اور رسول سے دعائیں لینے کا ذریعہ سمجھیں ہاں ہاں وہ ان کے لئے باعث قرب ہے اللہ جلد انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔[3]

اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ

تفسیرِ صاوی میں ہے: ﴿اَلَاۤ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ: سن لو! بیشک وہ ان کے لئے (اللہ کے) قرب کا ذریعہ ہے۔﴾ یعنی بے شک ان کا خرچ کرنا ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضا حاصل ہونے کا ذریعہ ہے کیونکہ انہوں نے اخلاص کے ساتھ اپنا مال خرچ

1---پ27، الحدید:18
2---پ3، البقرۃ:254
3---پ11، التوبۃ:99

کیا اور اپنے اس عمل کو رسول اللہ صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف وسیلہ بنایا عنقریب اللہ پاک انہیں اپنی رحمت یعنی جنت میں داخل فرمائے گا، بیشک اللہ پاک اپنے اطاعت گزار بندوں کو بخشنے والا اور ان پر مہربان ہے۔(1)

اس آیت میں راہ خدا میں خرچ کرنے کی بڑی فضیلت کا ذکر ہے۔یوں تو ہر نیک عمل اللہ پاک کے قرب کا ذریعہ ہے لیکن راہ خدا میں خرچ کرنا ایسا خاص عمل ہے کہ جس کو بطورِ خاص اللہ پاک نے اپنے قرب کا ذریعہ قرآن میں بیان فرمایا ہے۔

صدقہ وخیرات احادیث کی روشنی میں

جس طرح قرآن کریم میں صدقہ و خیرات کرنے کے فضائل موجود ہیں اسی طرح احادیث بھی اس عمل خیر کے فضائل سے مالا مال ہیں۔

(1)رسول اللہ صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشاد ہے: بلاشبہ صدقہ (خیرات) کرنے والے سے قبر کی گرمی کو ٹھنڈا کر دیتا ہے اور مومن قیامت کے دن اپنے صدقہ کے سایہ میں ہو گا۔(2)

(2)حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہُ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: عطا کرو، بانٹو اور خرچ کرو مت گنو ورنہ اللہ پاک بھی شمار فرمائے گا اور نہ بچاؤ ورنہ اللہ بھی تم سے بچائے گا۔(3)

(3)رسولِ پاک صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: رشک نہیں مگر دو آدمیوں پر: پہلا

1--- تفسیر صاوی، التوبۃ، تحت الآیۃ:99، 3/ 831

2--- شعب الایمان، 3/ 212، حدیث:3347، دار الکتب العلمیہ بیروت

3--- مسلم، ص398، حدیث:2376، دار الکتاب العربی بیروت

وہ شخص جسے اللہ نے قرآن پاک کا علم عطا کیا اور وہ دن رات اس کے مطابق عمل کرتا ہے۔ دوسرا وہ جسے اللہ نے مال عطا کیا اور وہ دن رات اس سے صدقہ کرتا ہے۔[1]

(4) نبیِ اکرم صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے مجھ سے فرمایا ہے: خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا۔ اللہ کا دستِ کرم بھرا ہے جسے خرچ کم نہیں کر سکتا اور اس کی عطا نوازی دن رات جاری ہے۔[2]

(5) نبیِ کریم صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کی رضا کی خاطر صدقہ کرے تو وہ صدقہ اس کے اور آگ کے درمیان پردہ بن جاتا ہے۔[3]

(6) رسولِ خدا صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو کھجور کی مقدار اپنے حلال مال سے صدقہ کرتا ہے اور اللہ پاک صرف حلال کو قبول فرماتا ہے تو اللہ پاک اسے اپنے دستِ قدرت سے قبول فرماتا ہے، پھر اس کے مالک کے لئے اس میں اضافہ فرماتا رہتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ ایک لقمہ احد پہاڑ جتنا ہو جاتا ہے۔[4]

(7) رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جہنم کی آگ سے بچو اگرچہ چھوہارے کا ایک ٹکڑا صدقہ دے کر اور جو یہ بھی نہ پائے تو اچھی بات کے ذریعے (کہ یہ بھی صدقہ ہے)۔

1--- مسلم، ص316، حدیث:1894، دار الکتاب العربی بیروت

2--- مسلم، ص387، حدیث:2309، 3208، دار الکتاب العربی بیروت

3--- مجمع الزوائد، 3/ 286، حدیث:4617 دار الفکر بیروت

4--- بخاری، 1/ 476، حدیث:1410 دار الکتب العلمیہ بیروت

(8)رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: صدقہ ربّ کے غضب کو بجھاتا ہے اور بُری موت کو دور کرتا ہے۔[1]

(9)نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ صدقہ کی ابتدا اپنے زیرِ پرورش لوگوں سے کرو اور بہترین صدقہ وہ ہے جو پشت غنی سے ہو (یعنی جس کے بعد مالداری باقی رہے)۔[2]

(10)رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: صدقہ کرو۔ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میرے پاس ایک دینار ہے۔ ارشاد فرمایا: اسے اپنے اوپر خرچ کر۔ اس نے عرض کی: اور بھی ہے۔ ارشاد فرمایا: اسے اپنی زوجہ پر خرچ کر۔ عرض کی: اور بھی ہے۔ ارشاد فرمایا: اسے اپنے بچے پر خرچ کر۔ عرض کی: اور بھی ہے۔ فرمایا: اسے اپنے خادم پر خرچ کر۔ عرض کی: ایک اور بھی ہے۔ ارشاد فرمایا: جہاں بہتر سمجھو خرچ کرو۔[3]

راہ خدا میں خرچ کرنے کا حکم

راہِ خدا میں اپنا جائز اور حلال مال خرچ کرنا بعض صورتوں میں فرض، بعض میں واجب اور بعض میں مستحب ہے۔[4]

1---ترمذی، 2/146، حدیث:664 دار الفکر بیروت

2---بخاری، 1/482، حدیث:1427 دار الکتب العلمیہ بیروت

3---نسائی، ص416، حدیث:2532 دار الکتب العلمیہ بیروت

4---نجات دلانے والے اعمال کی معلومات، ص184 مکتبۃ المدینہ کراچی

رسولِ اکرم صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا صدقہ و خیرات

نبیِ پاک صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم پر زکوٰۃ فرض نہ تھی۔[1] لیکن نبی کریم صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے صدقات و خیرات کا یہ عالم تھا کہ آپ اپنے پاس سونا چاندی، تجارت کا کوئی سامان اور جانوروں کا کوئی ریوڑ وغیرہ نہیں رکھتے تھے بلکہ آپ سب کچھ اللہ کی راہ میں تقسیم فرما دیا کرتے تھے۔ چنانچہ سنن ابو داؤد کی ایک طویل روایت میں ہے: ایک مرتبہ نبی صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے پاس اتنا مال آیا کہ دن بھر تقسیم کرنے کے باوجود ختم نہ ہوا تو نبی صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم رات بھر مسجد ہی میں رہے۔ جب حضرت بلال رضی اللہُ عنہ نے آکر خبر دی کہ یارسول اللہ صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم! سارا مال صدقہ کر دیا گیا ہے تو نبی صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اپنے مکان میں قدم رکھا۔[2]

نبیِ کریم صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے نہ صرف خود راہ خدا میں اپنا مال لٹایا بلکہ اپنی امت کو اس کی خوب ترغیب دلائی۔ نبی صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے جذبۂ انفاق فی سبیل اللہ کو دیکھ کر اور آپ کی ترغیبات کو سن کر اللہ والوں نے خوب صدقہ و خیرات کیا جس کے واقعات مختلف کتب میں موجود ہیں، یہاں کچھ واقعات بطور ترغیب پیش کئے جارہے ہیں ان کو پڑھئے اور اپنے اندر صدقہ و خیرات کا جذبہ بیدار کیجئے۔

ایثار و سخاوت صدیق اکبر رضی اللہُ عنہ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ اسلام لائے تو اس وقت تجارتی نفع کی آمدنی سے آپ کے پاس چالیس ہزار درہم جمع تھے، اس میں سے وہ مسلمان فقراء و مساکین

1---مواہب لدنیہ، 3/273، دار الکتب العلمیہ بیروت

2---ابو داؤد، 3/230، حدیث: 3055 دار احیاء العربی بیروت

کی امداد اور غلام خرید کر آزاد کر دینے میں رقم خرچ کرتے رہے، جب حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے ہمراہ ہجرت کی تو اس وقت صرف پانچ ہزار درہم آپ کے پاس باقی بچے تھے اور مدینہ پہنچ کر بھی اسی طرح خرچ کرتے رہے۔[1]

حضرت ابو بکر رضی اللہُ عنہ نے کئی بار اپنا مال خدا اور اس کے رسول صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خاطر پیش کر دیا حتّٰی کہ ہجرت کے وقت اپنا سارا مال پانچ ہزار درہم بھی اپنے ہمراہ لے لئے تا کہ راستے میں راہِ خدا میں پیش کر سکیں۔ آپ رضی اللہُ عنہ کی روانگی کے بعد آپ کے والد ابو قحافہ جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے، آپ کے گھر آئے اور آپ کی بیٹی حضرت اسماء رضی اللہُ عنہا سے پوچھا کہ کیا تمہارا باپ سارا مال لے گیا ہے؟ ابو قحافہ کی نظر کمزور تھی۔ حضرت اسماء رضی اللہُ عنہا کی قوت ایمانی ملاحظہ کیجئے کہ انہوں نے کچھ پتھر ایک کپڑے کے نیچے رکھ دیئے اور اپنے دادا کا ہاتھ ان پر رکھا کہ ابو بکر ہمارے لئے بہت مال چھوڑ گئے ہیں۔ اس پر ابو قحافہ نے اطمینان کا اظہار کیا۔[2]

فاروقِ اعظم اور صدقہ

مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہُ عنہ کو گزارہ کے لئے زمین کے قطعات عطا فرماتے تھے، (یہ قطعات زمین فتح خیبر کے بعد جنگ خیبر میں شریک تمام صحابہ میں تقسیم کیے گئے تھے) حضرت عمر فاروق رضی اللہُ عنہ کے حصے میں جو زمین آئی اس کا نام ثمغ تھا۔ اس کے علاوہ یہود بنی حارثہ سے بھی ان کو ایک قطعہ زمین حاصل ہوا تھا اس کا نام بھی ثمغ تھا۔

1---ابن عساکر، 30/ 68 دار الفکر بیروت

2---سیرت ابن ہشام، جز اول، ص 441 دار الکتب العلمیہ بیروت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمین کے یہ دونوں قطعات اللہ کی راہ میں وقف کر دیئے اور اس وقف میں یہ شرائط مقرر کر دیں: یہ زمین نہ فروخت ہو گی نہ ہبہ کی جائے گی، نہ وراثت میں منتقل ہو گی، جو کچھ اس سے حاصل ہو گا وہ فقراء، ذوی القربیٰ، غلاموں اور مہمانوں کا حق ہے۔(1)

عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی شانِ سخاوت

خلیفۃ الرسول حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں قحط پڑا اور لوگ بہت پریشان تھے۔ ایک روز حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج شام تک اللہ پاک تمہاری پریشانی دور کر دے گا۔ چنانچہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ایک ہزار اونٹ غلہ سے لدے ہوئے آئے، مدینہ منورہ کے تاجر غلہ خریدنے کے لئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ بتاؤ کہ ملک شام سے یہ غلہ جو میرے پاس آیا ہے تم اس پر کس قدر نفع دو گے؟ تاجروں نے کہا: دس روپیہ کے غلہ پر دو روپے۔ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس سے زیادہ ملتا ہے۔ آخر ہوتے ہوتے ان تاجروں نے کہا: جو مال آپ نے دس روپے میں خریدا ہے اس کی قیمت پندرہ روپے دیں گے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس سے بھی زیادہ مل رہا ہے۔ تاجروں نے تعجب سے کہا: وہ زیادہ دینے والا کون ہے؟ مدینہ کے تاجر تو ہم ہی لوگ ہیں، آپ نے فرمایا: مجھے ایک روپیہ کے مال کی دس روپے قیمت مل رہی ہے کیا تم اس سے زیادہ دے سکتے ہو؟

1---سرمایۂ آخرت، ص156 مکتبۃ المدینہ کراچی

تاجروں نے انکار کر دیا، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں کو میں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے یہ سب غلہ اللہ کی راہ میں فقرائے مدینہ کو دے دیا۔[1]

حضرت مولا علی اور سیدہ خاتون جنت کا ایثار کرنا

اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:﴿وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا(۸) ترجمۂ کنز الایمان: اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اسیر کو۔﴾[2]

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر خزائن العرفان میں اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں: یعنی ایسی حالت میں جبکہ خود انہیں کھانے کی حاجت وخواہش ہو اور بعض مفسّرین نے اس کے یہ معنی لئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی محبّت میں کھلاتے ہیں۔ شانِ نزول: یہ آیت حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ، اور حضرتِ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ان کی کنیز فِضَّہ کے حق میں نازل ہوئی۔ حسنینِ کریمین رضی اللہ عنہما بیمار ہوئے۔ ان حضرات نے اُن کی صحت پر تین روزوں کی نذر مانی۔ اللہ تعالیٰ نے صحت دی۔ نذر کی وفا کا وقت آیا۔ سب صاحبوں نے روزے رکھے۔ حضرتِ علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ، ایک یہودی سے تین صاع جَو لائے۔ حضرتِ خاتونِ جنّت نے ایک ایک صاع تینوں دن پکایا لیکن جب افطار کا وقت آیا اور روٹیاں سامنے رکھیں تو ایک روز مسکین، ایک روز یتیم، ایک روز اسیر (قیدی) آیا اور تینوں روز یہ سب روٹیاں ان لوگوں کو دے دی گئیں اور صرف پانی سے افطار کر کے

1---سرمایۂ آخرت، ص156، مکتبۃ المدینہ کراچی

2---پ29، الدھر:8

اگلا روزہ رکھ لیا گیا۔[1]

سات روز سے مہمان نہ آنے پر رونا

منقول ہے کہ ایک دن امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا علیُّ المرتضٰی رضی اللہُ عنہ رو پڑے، پوچھا گیا آپ کیوں روتے ہیں؟ فرمایا: سات روز ہوگئے ہیں میرے پاس کوئی مہمان نہیں آیا مجھے ڈر ہے کہ کہیں اللہ پاک نے مجھے ذلیل و حقیر تو نہیں کر دیا۔[2]

حضرت مولا علی کا آیت پر عمل کرتے ہوئے صدقہ کرنا

منقول ہے کہ جب یہ آیت مبارکہ: ﴿اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ترجمۂ کنز الایمان: وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر ان کے لئے ان کا نیگ (اجر) ہے ان کے رب کے پاس ان کو نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔﴾[3] نازل ہوئی تو حضرت مولیٰ علی رضی اللہُ عنہ کے پاس صرف چار درہم تھے۔ ایک درہم آپ رضی اللہُ عنہ نے رات کو صدقہ کر دیا اور ایک دن کو، ایک درہم چھپا کر صدقہ کیا اور ایک درہم اعلانیہ صدقہ کیا۔[4]

صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سخاوت

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے بطورِ ہدیہ

1---خزائن العرفان، الدھر، تحت الآیۃ:8

2---احیاء العلوم، 3/252، دار المعرفۃ بیروت

3---پ3، البقرۃ:274

4---تفسیر عبد الرزاق، البقرۃ، تحت الآیۃ:274، 1/371، دار الکتب العلمیہ بیروت

ایک صحابی کے گھر بکری کا ایک سر بھیج دیا تو انہوں نے یہ کہہ کر کہ ہم سے زیادہ تو میرا فلاں بھائی اس سر کا ضرورت مند ہے۔ وہ سر اس کے گھر بھیج دیا تو اُس نے کہا کہ میرا فلاں بھائی مجھ سے بھی زیادہ محتاج ہے۔ یہ کہا اور وہ سر اُس صحابی کے گھر بھیج دیا۔ اسی طرح ایک نے دوسرے کے گھر اور دوسرے نے تیسرے کے گھر اُس سر کو بھیج دیا یہاں تک کہ جب یہ سر چھٹے صحابی کے پاس پہنچا تو انہوں نے سب سے پہلے والے کے گھر یہ کہہ کر بھیج دیا کہ وہ ہم سے زیادہ مفلس اور حاجت مند ہیں اس طرح وہ سر جس گھر سے سب سے پہلے بھیجا گیا تھا پھر اسی گھر میں آگیا۔ اس موقع پر سورہ حشر کی مندرجہ ذیل آیت نازل ہوئی جس میں اللہ جل جلالہٗ نے صحابہ کرام کی سخاوت کا خطبہ ارشاد فرمایا ہے: ﴿وَ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﳴ وَ مَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ(۹)﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں[1]۔[2]

حضرت ابو عبد الرحمٰن سلمی کا صدقہ کرنا اور دعا دینا

حضرت عطا بن سائب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو عبد الرحمٰن سلمی رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں کھانا لایا کرتے اور کبھی کبھی مساکین راستے میں ہی ان کے سامنے آجاتے تو وہ وہیں ان کو کھانا کھلا دیتے، مساکین دعا دیتے کہ اللہ پاک آپ کو برکت دے تو آپ بھی کہتے: بَارَكَ اللهُ فِيْكُمْ یعنی اللہ پاک تمہیں برکت دے۔ آپ فرماتے

1---پ28، الحشر:9

2--- عجائب القرآن، ص384

تھے: اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہُ عنہا نے فرمایا ہے: جب تم صدقہ کرو اور تمہارے لئے دعا کی جائے تو تم بھی ان کے لئے دعا کرو تاکہ جو تم نے صدقہ کیا ہے اس کا اجر و ثواب باقی رہے۔ (1)

سیدہ سودہ کا سارے درہم صدقہ کردینا

ایک مرتبہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہُ عنہ نے امّ المومنین حضرت سیدہ سودہ رضی اللہُ عنہا کے پاس درہموں سے بھرا ہوا ایک بڑا سا تھیلا بھیجا۔ آپ رضی اللہُ عنہا نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ عرض کی گئی: دراہم۔ اس پر آپ رضی اللہُ عنہا نے حیران ہوتے ہوئے فرمایا: کھجوروں کی طرح اتنے بڑے تھیلے میں...! پھر آپ رضی اللہُ عنہا نے یہ سب درہم راہِ خدا میں تقسیم فرمادیئے۔ (2)

آل ابوسفیان کے فقرا پر وقف

حضرت امیر معاویہ رضی اللہُ عنہ کی پوتی حضرت عاتکہ رحمۃُ اللہِ علیہا فقیروں اور محتاج لوگوں کی مدد کرنے کے لئے ہر وقت موقع کی تلاش میں رہتیں، یہاں تک کہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہا نے اپنا سارا مال آل ابوسفیان کے فقرا اور ضرورت مندوں کے لئے وقف کر دیا۔ چنانچہ، منقول ہے کہ جب آپ رحمۃُ اللہِ علیہا کے دو بیٹے معاویہ اور یزید جوان ہوئے تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہا کے شوہر خلیفہ عبد الملک بن مروان نے آپ سے کہا: بے شک آپ کے دونوں بیٹے جوان ہو چکے ہیں، اگر آپ اپنا اور اپنے باپ کی طرف سے میراث میں ملنے والا مال انہیں عطا فرمادیں گی تو یہ اپنے دیگر بہن بھائیوں سے زیادہ فضیلت والے

1---حلیۃ الاولیاء، 4/192 دار الکتاب العربی بیروت

2---طبقات ابن سعد، 8/45 دار الکتب العلمیہ بیروت

ہو جائیں گے۔ مگر آپ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور جب خلیفہ نے اپنے وزیر کے ذریعے دوبارہ ایسا کرنے کے متعلّق کہا تو آپ نے وزیر سے فرمایا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مجھے اپنے بیٹوں پر محتاجی کا ڈر ہے، حالانکہ وہ تو امیر المومنین کے بیٹے ہیں میں تمہیں گواہ بنا کر کہتی ہوں کہ میں نے اپنا سارا مال آل ابو سفیان کے فقرا پر وقف کر دیا ہے کیونکہ وہ اس مال کے زیادہ ضرورت مند ہیں۔(1)

قیمتی موتی اور ہیرے صدقہ کرنا

حضرت ہند بنت مہلّب رحمۃُ اللہِ علیہا کے متعلّق منقول ہے کہ آپ قیمتی موتی اور ہیروں پر تسبیح پڑھا کرتیں اور تسبیح سے فارغ ہوتیں تو جو خواتین ملنے کو خدمت میں حاضر ہوتیں ان سب کو وہ تمام موتی اور ہیرے دے کر ارشاد فرماتیں: انہیں آپس میں تقسیم کر لو۔(2)

صدقہ کیا ہوا مال ہی فائدہ مند ہے

حضرت عمر بن ذر رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ربیع بن ابو راشد رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک بیمار شخص کو پڑوسیوں میں صدقہ کرتے دیکھا تو فرمایا: ”یہ تحفے موت سے پہلے کے ہیں۔“ کچھ دن بعد اس شخص کا انتقال ہو گیا۔ حضرت ربیع رحمۃُ اللہِ علیہ روتے ہوئے فرمانے لگے: اللہ کی قسم! مرنے کے بعد اس پر یہ حقیقت آشکار ہو گئی کہ اسے کسی مال نے نفع نہ دیا سوائے اس کے جو اس نے صدقہ کیا۔(3)

1---انساب الاشراف للبلاذری، ۵/ ۴۸ دار الفکر بیروت

2---ابن عساکر، 70/ 192، دار الفکر بیروت

3---حلیۃ الاولیاء، الربیع بن راشد، 5/ 76، دار الکتاب العربی بیروت

اپنی ضرورت کی رقم بھی سائل کو دے دی

ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہُ عنہ کے پاس کسی مانگنے والے نے آکر مانگا تو آپ نے حضرت حسن رضی اللہُ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہُ عنہ سے فرمایا کہ اپنی امّاں سے جا کر کہو میں ان کے پاس چھ درہم چھوڑ آیا ہوں ان میں سے ایک درہم دے دیں۔ چنانچہ وہ صاحبزادے گئے اور واپس آکر کہا: اماں جان کہتی ہیں کہ آپ نے آٹا خریدنے کے لئے وہ چھ درہم چھوڑے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بندے کا ایمان اسی وقت سچا ہو سکتا ہے جب بندہ کے ہاتھ میں جو چیز ہو اس سے بڑھ کر اس پر اعتماد ہو جو اللہ پاک کے قبضہ میں ہے۔ پھر فرمایا: جا کر اپنی اماں سے وہ چھ دراہم لے آؤ۔ حضرت فاطمہ رضی اللہُ عنہا نے وہ رقم بھیج دی اور حضرت علی رضی اللہُ عنہ نے وہ چھ کے چھ دراہم اس مانگنے والے کو دے دیئے۔ تھوڑی دیر گزری کہ وہاں سے ایک شخص کا گزر ہوا جو اپنا اونٹ بیچ رہا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اونٹ کتنے کا ہے؟ اس شخص نے کہا: ایک سو چالیس درہم کا۔ حضرت علی رضی اللہُ عنہ نے کہا: یہ اونٹ مجھے دے دو اور میں اس کی رقم تھوڑے عرصے میں تمہیں دے دوں گا۔ اس شخص نے حضرت علی رضی اللہُ عنہ کو وہ اونٹ دیا اور چلا گیا۔ پھر ایک شخص آیا اور پوچھا: یہ اونٹ کس کا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا ہے۔ پوچھا: کتنے میں دو گے؟ حضرت علی رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: دو سو درہم میں۔ اس شخص نے کہا: میں خریدتا ہوں۔ چنانچہ اس نے دو سو درہم دیئے اور اونٹ لے کر چلا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پہلے والے شخص کو ایک سو چالیس درہم دیئے اور ساٹھ درہم لے کر حضرت فاطمہ رضی اللہُ عنہا کے پاس

آئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہُ عنہا نے دیکھا تو پوچھا: یہ کیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہُ عنہ نے کہا: یہ وہ ہے جس کا اللہ پاک نے اپنے نبی صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زبان سے ہم سے وعدہ فرمایا ہے کہ جو ایک نیکی لائے گا اسے دس ملیں گی۔ (1)

حسنین کریمین اور سیدنا عبد اللہ بن جعفر کی سخاوت

حضرت سیّدُنا ابو الحسن مدائنی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرت امام حسن وامام حسین اور حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہُ عنہم حج کے لئے نکلے، راستے میں ان کے مال بردار جانور ان سے بچھڑ گئے۔ اب انہیں بھوک اور پیاس کی شدت محسوس ہوئی اسی دوران ان کا گزر ایک خیمہ نشین بوڑھی عورت کے پاس سے ہوا تو انہوں نے اس بوڑھی عورت سے کہا: کیا تمہارے پاس کچھ پینے کو ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ پھر خیمے کے کِنارے بندھی ہوئی ایک لاغر بکری کی طرف اشارہ کرکے کہا: اس کا دودھ دوہ کر اسے پی لو۔ ان حضرات نے اسی طرح کیا، پھر انہوں نے اس بوڑھی عورت سے فرمایا: کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ اس نے کہا: اس بکری کے سِوا کچھ نہیں آپ میں سے کوئی اسے ذَبح کردے تاکہ میں آپ کے کھانے کا بندوبست کرسکوں۔ چنانچہ ان حضرات میں سے ایک کھڑے ہوئے اور بکری ذبح کرکے اس کی کھال اتار دی۔ بوڑھی عورت نے ان کے لئے کھانا تیار کیا تینوں نے کھایا اور دھوپ کی شدت کم ہونے تک ٹھہرے رہے جب جانے لگے تو بوڑھی عورت سے فرمایا: ہم قریشی لوگ ہیں حج کے لئے جارہے ہیں اگر صحیح سلامت واپس اپنے گھروں کو لوٹ آئے تو ہمارے پاس

1--- کنز العمال، 6/572، حدیث: 16976 مؤسسۃ الرسالہ بیروت

آنا ہم تمہارے ساتھ حُسنِ سلوک کریں گے۔ یہ کہہ کر وہ چلے گئے۔ جب اس عورت کا خاوند آیا تو اس نے تمام قصہ اس کے گوش گزار کر دیا، یہ سن کر اس کے شوہر کو غصہ آگیا اور کہنے لگا: تیری ہلاکت ہو تو نے ان لوگوں کے لئے بکری ذبح کر ڈالی جنہیں تو جانتی نہیں اور یہ کہتی ہے کہ وہ قریش کے چند لوگ تھے۔ راوی کہتے ہیں پھر کچھ مدت کے بعد ان دونوں میاں بیوی کو مدینہ طیبہ جانے کی ضرورت پڑی وہ وہاں پہنچے اور اونٹوں کی مینگنیاں بیچ کر گزارہ کرنے لگے۔ ایک مرتبہ وہ بوڑھی خاتون مدینہ منورہ کی ایک گلی سے گزری، حضرت سیِّدُنا امام حسن رضی اللہُ عنہ اپنے گھر کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ رضی اللہُ عنہ نے اس بوڑھی عورت کو دیکھا تو پہچان لیا لیکن وہ آپ کو پہچان نہ سکی آپ نے غلام کو بھیج کر اس خاتون کو بُلوایا اور فرمایا: اے اللہ کی بندی! مجھے پہچانتی ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ حضرت امام حَسَن رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: میں فلاں فلاں دن تمہارے پاس مہمان تھا۔ بوڑھی عورت نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا آپ وہی ہیں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔ پھر آپ رضی اللہُ عنہ کے حکم پر اس عورت کے لئے صدقہ کی بکریوں میں سے ایک ہزار بکریاں خریدی گئیں اور ان کے ساتھ ایک ہزار دینار بھی اسے دے دیئے گئے۔ پھر اپنے غلام کے ہمراہ اسے حضرت سیِّدُنا امام حسین رضی اللہُ عنہ کے پاس بھیجا تو انہوں نے پوچھا: میرے بھائی نے تمہیں کیا دیا؟ اس نے کہا: ایک ہزار بکریاں اور ایک ہزار دینار۔ حضرت امام حسین رضی اللہُ عنہ نے بھی اسی قدر مال دینے کا حکم دیا پھر اسے اپنے غلام کے ہمراہ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہُ عنہ کے پاس بھیجا تو انہوں نے اس بوڑھی عورت سے پوچھا: تمہیں امام حسن وامام حسین رضی

اللہُ عنہما نے کتنا مال عطا کیا۔ بوڑھی عورت نے کہا: دو ہزار بکریاں اور دو ہزار دینار۔ یہ سن کر حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہُ عنہ نے اسے دو ہزار بکریاں اور دو ہزار دینا دینے کا حکم دیا اور اس سے فرمایا: اگر تم پہلے میرے پاس آجاتیں تو میں تمہیں اتنا مال دیتا کہ ان دونوں کے لئے اس قدر مال دینا مشکل ہو جاتا۔ المختصر وہ بوڑھی عورت چار ہزار بکریاں اور چار ہزار دینار لے کر اپنے خاوند کے پاس لوٹ گئی۔ (1)

سیدنا طلحہ کی سخاوت

ایک بار حضرت طلحہ رضی اللہُ عنہ نے ایک زمین سات لاکھ درہم میں فروخت کی اور وہ مال کسی وجہ سے ایک رات آپ کے پاس رہ گیا تو ساری رات آپ رضی اللہُ عنہ پریشان رہے یہاں تک کہ صبح ہوتے ہی آپ رضی اللہُ عنہ نے وہ سارا مال تقسیم فرما دیا۔ (2)

تمام مال صدقہ کر دیتے

مروی ہے کہ حضرت زبیر بن عوّام رضی اللہُ عنہ کے ایک ہزار غلام تھے جو آپ کو زمین کی پیداوار اور فدیہ وغیرہ دیا کرتے تھے لیکن اس میں سے ایک درہم بھی آپ کے گھر میں داخل نہ ہوتا بلکہ آپ رضی اللہُ عنہ تمام کا تمام مال صدقہ کر دیا کرتے تھے۔ (3)

ایک بار حضرت زبیر بن عوّام رضی اللہُ عنہ نے اپنا ایک گھر چھ لاکھ میں فروخت

1---احیاء علوم الدین، 3/249 دار المعرفۃ بیروت
2---الزہد للامام احمد، ص168، رقم: 783، دار الکتب العلمیہ بیروت
3---عمدۃ القاری کتاب الخمس، باب برکۃ الغازی، 10/464، مطبوعہ ملتان

کیاتو آپ سے عرض کی گئی: "اے ابو عبد اللہ! آپ کو تو نقصان ہو گیا۔" تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہر گز نہیں، خدا کی قسم! تم جان لوگے کہ میں نے نقصان نہیں اٹھایا کیونکہ میں نے یہ مال راہ خدا میں دے دیا ہے۔[1]

حضرت ابو طلحہ انصاری کی سخاوت

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہُ عنہ انصار میں سب سے زیادہ مالدار تھے۔ ان کا سب سے پسندیدہ مال بَیرُ حَا کے نام کا ایک باغ تھا جو کہ مسجد نبوی شریف کے سامنے ہی تھا۔ رسول اللہ صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم اس میں داخل ہوتے اور اس کا عمدہ پانی نوش فرماتے تھے۔ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ﴿لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۬ؕ ترجمہ کنز الایمان: تم ہر گز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔﴾[2] حضرت ابو طلحہ رضی اللہُ عنہ رسولِ اکرم صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے پاس آئے اور عرض کی: یارسول اللہ صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم! اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۬ؕ﴾[3] مجھے اپنے اموال میں سب سے پیارا مال بیر حا ہے۔ یہ صدقہ ہے اور میں اللہ پاک سے اس کے اجر و ثواب کا امید وار ہوں۔ یارسول اللہ صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم! اسے وہاں خرچ کریں جہاں آپ چاہیں۔ رسول اللہ صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم! نے فرمایا: بہت خوب! یہ ایک نفع مند مال ہے، یہ ایک نفع مند مال ہے۔ جو تم نے کہا میں نے سن لیا

1---عمدۃ القاری کتاب الخمس، باب برکۃ الغازی، 10 / 464، مطبوعہ ملتان
2---پ4، اٰل عمران: 92
3---پ4، اٰل عمران: 92

میری رائے ہے کہ تم اسے اپنے اہل قرابت میں وقف کر دو۔ چنانچہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہُ عنہ نے اسے اپنے قریبی رشتہ داروں اور چچازادوں میں تقسیم کر دیا۔(1)

حاکم کا نام فقرا کی فہرست میں

ایک مرتبہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہُ عنہ نے اہل حمص کو یہ مکتوب روانہ فرمایا کہ مجھے اپنے غریبوں اور محتاجوں کے نام بتاؤ۔ انہوں نے اپنے شہر کے تمام فقرا کے نام لکھ کر پیش کر دیئے۔ ان میں حضرت سعید بن جذیم رضی اللہُ عنہ کا نام اور ایک قول کے مطابق حضرت عمیر بن سعد رضی اللہُ عنہ کا نام نامی تھا۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہُ عنہ نے پوچھا: یہ سعید بن جذیم کون ہیں؟ عرض کی گئی: اے امیر المومنین! یہ ہمارے حاکم ہیں۔ پوچھا: کیا وہ فقیر ہیں؟ عرض کی: جی ہاں! ہم میں ان سے بڑا کوئی فقیر نہیں۔ دریافت فرمایا: ہم جو انہیں بھیجتے ہیں اس کا وہ کیا کرتے ہیں؟ عرض کی: وہ سب کچھ راہ خدا میں خرچ کر دیتے ہیں۔(2)

اسی ہزار (80,000) درہم عطا کر دیئے

حضرت مُصْعَب بن زُبَیْر رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہُ عنہ نے حج کیا اور حج سے واپسی پر جب مدینہ منورہ پہنچے تو آپ کی آمد کی خبر سن کر حضرت امام حسین رضی اللہُ عنہ نے اپنے بھائی حضرت امام حسن رضی اللہُ عنہ سے کہا: آپ نہ ان سے ملاقات کرنا اور نہ ہی انہیں سلام کرنا۔ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہُ عنہ مدینہ شریف

1--- بخاری، 1/493، حدیث: 1461 دار الکتب العلمیہ بیروت، مسلم، ص 388، حدیث: 2315 دار الکتاب العربی بیروت

2--- قوت القلوب، 1/429 دار الکتب العلمیہ بیروت

سے باہر تشریف لے جا چکے تو حضرت امام حسن رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: ہم پر قرض ہے ہم ان سے ضرور ملیں گے چنانچہ آپ سواری پر سوار ہوئے اوران کے پیچھے چل پڑے حتّٰی کہ ان سے ملاقات ہو گئی، انہیں سلام کیا اور پھر اپنے قرض کے بارے میں بتایا۔ اسی دوران حضرت امیر معاویہ رضی اللہُ عنہ کے پاس سے کچھ لوگ گزرے جو ایک بختی اونٹ کو ہانک کر لے جارہے تھے جس پر اسی ہزار دینار لَدے ہوئے تھے زیادہ بوجھ کے باعث وہ تھک کر دوسرے اونٹوں سے پیچھے رہ گیا تھا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہُ عنہ نے دیکھا تو پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے پوری بات آپ کے گوش گزار کر دی، آپ رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: اس بختی اونٹ پر جتنے بھی دینار ہیں سب ابو محمد (یعنی امام حسن رضی اللہُ عنہ) کے حوالے کر دو۔ [1]

امام زین العابدین کا پوشیدہ خیرات کرنا

حضرت امام زین العابدین رحمۃُ اللہِ علیہ کے پوشیدہ صدقہ وخیرات کرنے کا جذبہ اور طریقہ ملاحظہ کیجیے۔ امام زین العابدین رحمۃُ اللہِ علیہ بہت سے اہل مدینہ کے غریب گھروں میں اس قدر چھپا کر رقم بھیجا کرتے تھے کہ ان غریبوں کو بھی خبر نہ ہوتی کہ یہ مال کہاں سے آتا ہے؟ مگر جب آپ کا وصال ہو گیا اور رات میں پوشیدہ ملنے والا مال غریبوں نے نہ پایا تو ان کو پتا چلا کہ یہ مال بھیجنے والے حضرت امام زین العابدین رحمۃُ اللہِ علیہ تھے۔ منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین رحمۃُ اللہِ علیہ رات کی تاریکی میں اپنی پیٹھ پر روٹیاں اٹھاتے اور مسکینوں کے گھروں میں پہنچاتے اور فرماتے: رات کی تاریکی

1---احیاء علوم الدین، 3/247، دار المعرفۃ بیروت

میں صدقہ کرنا رب کے غضب کو بجھاتا ہے۔ عمرو بن ثابت کہتے ہیں: جب امام زین العابدین رحمۃُ اللہِ علیہ کا انتقال ہوا تو ان کی پیٹھ پر اُن بوریوں کا نشان تھا جو وہ غریبوں اور بیواؤں کے گھروں میں پہنچایا کرتے تھے۔ حضرت شیبہ بن نعامہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب امام زین العابدین رحمۃُ اللہِ علیہ کا انتقال ہوا تو لوگوں کو معلوم ہوا کہ آپ 100 گھروں کی کفالت فرمایا کرتے تھے۔[1]

اہل خانہ پر خرچ کرنا صدقہ ہے

حضرت عمرو بن امیّہ رضی اللہُ عنہ کہتے ہیں: حضرت عثمان بن عفان یا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہُ عنہ ایک اونی چادر کو خریدنے کے لئے بھاؤ طے کر رہے تھے کہ میرا وہاں سے گزر ہوا اور میں نے وہ چادر خرید کر اپنی بیوی سخیلہ بنت عبیدہ رضی اللہُ عنہا کو اوڑھادی۔ جب حضرت عثمان یا عبد الرحمن رضی اللہُ عنہ کا وہاں سے گزر ہوا تو انہوں نے پوچھا کہ تم نے جو چادر خریدی تھی اس کا کیا ہوا؟ میں نے کہا: اسے میں نے سخیلہ بنت عبیدہ پر صدقہ کر دیا ہے۔ تو انہوں نے پوچھا: جو کچھ تم اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے ہو کیا وہ صدقہ ہے؟ میں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔ جب میری یہ بات رسول اللہ صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے سامنے ذکر کی گئی تو رسول اللہ صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: عمرو نے سچ کہا ہے تم جو کچھ اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے ہو وہ ان پر صدقہ ہی ہے۔[2]

1--- سیر اعلام النبلاء، 4/393، 394 مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

2--- صحیح ابن حبان، 10/49، حدیث: 4237 مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

پسندیدہ گھوڑاصدقہ کردیا

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّحَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ ترجمہ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچوگے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔﴾[1] نازل ہوئی تو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اپنے (پسندیدہ) گھوڑے کو لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم آپ اس گھوڑے کو صدقہ فرمادیں۔ نبی پاک صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے وہ گھوڑا ان کے بیٹے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو عطافرمادیا تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے اس گھوڑے کو محض (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) صدقہ کرنے کا ارادہ کیاہے! نبی کریم صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: بے شک تیرا صدقہ قبول کرلیاگیاہے۔[2]

سب دینار راہِ خدا میں خرچ کردیئے

حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ ایک دفعہ شدید مالی مشکلات کا شکار ہوگئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت تھا جب ان کو معلوم ہوا تو انہوں نے ایک ہزار دینار حضرت سعید رضی اللہ عنہ کو بھجوادیئے۔ وہ یہ دینار لے کر اپنی بیوی کے پاس آئے اور واقعہ بتایا۔ بیوی نے کہا آپ اس رقم سے کچھ کھانے پینے کا سامان اور غلہ خریدلیں۔ فرمانے لگے: کیا میں تجھے اس سے بہتر بات نہ بتاؤں۔ ہم اپنا مال اس کو دیتے ہیں جو ہمارے لئے تجارت کرے اور ہم اس کی آمدنی سے کھاتے رہیں اور اس مال کی ضمانت بھی وہی دے۔ بیوی نے کہا بالکل ٹھیک ہے۔ حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ نے وہ

1---پ4، اٰل عمران:92
2---ابن عساکر، 19/367، دار الفکر بیروت

تمام دینار اللہ کی راہ میں خرچ کر دیئے اور تنگی میں گزارہ کرتے رہے۔[1]

جو چیز بھی اچھی لگتی صدقہ کر دیتے

حضرت نافع رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما اپنی اونٹنی پر سوار کسی سفر پر تھے کہ وہ اونٹنی آپ کے دل کو بھا گئی۔ آپ نے اونٹنی کو بٹھایا جب وہ بیٹھ گئی تو فرمایا: اے نافع! اس سے کجاوہ اتار لو۔ حضرت نافع رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں ان کا ارادہ سمجھ گیا لٰہذا میں نے کجاوہ اتار لیا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما نے فرمایا: ایک نظر دیکھو! کیا ہمارے جانوروں میں کوئی اس سے اچھی سواری بھی ہے (کہ اسے صدقہ کیا جائے)؟ میں نے عرض کی: میں آپ کو قسم دے کر کہتا ہوں کہ اسے بیچ دیں اور اس سے حاصل ہونے والی رقم سے اور خرید لیں۔ فرمایا: اسے آزاد کر دو اور اس کے گلے میں قلادہ (یعنی ہار) لٹکا کر اسے قربانی کے جانوروں میں شامل کرو۔ حضرت نافع رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما کو جب بھی اپنے مال و اسباب میں سے کوئی چیز اچھی لگتی تو اسے صدقہ کر کے آخرت کے لئے ذخیرہ کر لیتے۔[2]

ہاتھوں ہاتھ صدقہ کا بہترین بدلہ

ایک بار حضرت حبیب عجمی رحمۃُ اللہِ علیہ کے دروازے پر کسی مانگنے والے نے آواز لگائی۔ آپ کی زوجۂ محترمہ گندھا ہوا آٹا رکھ کر پڑوس سے آگ لینے گئی تھیں تاکہ روٹی پکائیں۔ حضرت حبیب عجمی رحمۃُ اللہِ علیہ نے وہی آٹا اٹھا کر مانگنے والے کو دے دیا۔

1---حلیۃ الاولیاء، 1/246 دار الکتاب العربی بیروت

2---ابن عساکر، 31/133، دار الفکر بیروت

جب وہ آگ لے کر آئیں تو آٹا غائب تھا۔ حضرت حبیب عجمی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: اسے روٹی پکانے کے لیے لے گئے ہیں۔ بہت پوچھنے پر حضرت حبیب عجمی رحمۃُ اللہِ علیہ نے خیرات کر دینے کا واقعہ بتایا تو وہ بولیں: سبحٰن اللہ! یہ تو بہت اچھّی بات ہے مگر ہمیں بھی تو کچھ کھانے کے لیے درکار ہے۔ اتنے میں ایک شخص بڑے تھال میں بھر کر گوشت اور روٹی لے آیا تو حضرت حبیب عجمی رحمۃُ اللہِ علیہ بولے: دیکھو تمہیں کس قدر جلد لوٹا دیا گیا، گویا روٹی بھی پکا دی اور گوشت کا سالن مزید بھیج دیا۔(1)

جنّت میں گھر کی ضمانت

ایک شخص خراسان سے بصرہ آیا اور اس نے حضرت حبیب عجمی رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس 10 ہزار دراہم بطور امانت رکھے اور عرض کی: آپ میرے لئے بصرہ میں ایک گھر خریدیں تاکہ جب میں مکہ مکرمہ سے لوٹوں تو اس گھر میں رہوں۔ اسی دوران لوگوں کو قحط سالی کا سامنا کرنا پڑا تو حضرت حبیب عجمی رحمۃُ اللہِ علیہ نے ان درہموں سے آٹا خرید کر صدقہ کر دیا۔ عرض کی گئی: اس شخص نے تو آپ سے گھر خریدنے کے لئے کہا تھا۔ فرمایا: میں نے اس کے لئے جنّت میں گھر لے لیا ہے اگر وہ اس پر راضی ہو گا تو ٹھیک، ورنہ میں اسے 10 ہزار دراہم واپس دے دوں گا۔ پھر جب وہ لوٹا تو پوچھا: اے ابو محمد! کیا آپ نے گھر خرید لیا؟ جواب دیا: ہاں! محلّات، نہروں اور درختوں کے ساتھ۔ وہ شخص بہت خوش ہوا پھر کہنے لگا: میں اس میں رہنا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا: میں نے وہ گھر اللہ تعالیٰ سے جنّت میں خریدا ہے۔ یہ سن کر اس شخص کی خوشی مزید بڑھ گئی۔ اس کی بیوی بولی: ان سے کہو کہ اپنی ضمانت کی ایک دستاویز لکھ دیں تو

1---حلیۃ الاولیاء، 6/152 دار الکتاب العربی بیروت، روض الریاحین، ص276، المطبعۃ المیمنیۃ مصر

حضرت حبیب عجمی رحمۃُ اللہِ علیہ نے لکھا: ”بسم اللہ الرحمن الرحیم، جو گھر حبیب عجمی نے محلات، نہروں اور درختوں سمیت دس ہزار دراہم میں اللہ تعالیٰ سے فلاں بن فلاں کے لیے جنّت میں خریدا ہے یہ اس کی دستاویز ہے۔ اب اللہ کے ذمۂ کرم پر ہے کہ وہ حبیب عجمی کی ضمان کو پورا فرمادے۔“ کچھ عرصہ بعد اس شخص کا انتقال ہوگیا۔ اس نے یہ وصیت کی تھی کہ میرے کفن میں یہ رقعہ ڈال دینا۔ تدفین کے بعد لوگوں نے دیکھا کہ اس شخص کی قبر پر ایک رقعہ ہے جس میں لکھا تھا کہ یہ حبیب عجمی کے لئے اس مکان سے براءت نامہ ہے جو انہوں نے فلاں شخص کے لئے خریدا تھا، اللہ پاک نے اس شخص کو وہ مکان عطا فرمادیا۔ اس مکتوب کو حضرت حبیب عجمی رحمۃُ اللہِ علیہ نے لے لیا اور بہت روئے اور فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے میرے لیے براءت نامہ ہے۔ [1]

70 ہزار دراہم راہِ خدا میں صدقہ کردیئے

حضرت عبد اللہ بن ربیعہ رحمۃُ اللہِ علیہ کہتے ہیں: حضرت عتبہ بن فرقد رحمۃُ اللہِ علیہ نے حضرت عبد اللہ رحمۃُ اللہِ علیہ سے کہا: کیا تم اپنے بھتیجے کے معاملے میں میری مدد نہیں کروگے کہ وہ میرا ہاتھ بٹائے۔ حضرت عبد اللہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے حضرت عمرو بن عتبہ رحمۃُ اللہِ علیہ سے کہا: عمرو! اپنے والد کی پیروی کرو۔ حضرت عمرو رحمۃُ اللہِ علیہ نے وہاں بیٹھے حضرت معضد رحمۃُ اللہِ علیہ کی طرف دیکھا تو انہوں نے فرمایا: ان کی بات مت مانو بلکہ نمازیں پڑھو اور ربّ کریم کے قریب ہو جاؤ۔ حضرت سیدنا عمرو رحمۃُ اللہِ علیہ نے کہا: ابّا جان! میں تو ایک غلام ہوں اور اپنی آزادی کے لئے عمل کر رہا ہوں۔ یہ سن کر حضرت عتبہ رحمۃُ اللہِ علیہ رو پڑے اور کہنے لگے: میں تجھ سے دو محبتیں کرتا ہوں ایک

1---حلیۃ الاولیاء، 6/150 دار الکتاب العربی بیروت

محبت اللہ کے لیے اور ایک وہ محبت جو باپ بیٹے سے کرتا ہے۔ حضرت عمرو رحمۃُ اللہِ علیہ کہنے لگے: ابا جان! آپ نے مجھے 70 ہزار دراہم دیئے ہیں اگر آپ وہ لینا چاہتے ہیں تو وہ بھی موجود ہیں ورنہ میرے پاس رہنے دیجئے تاکہ میں انہیں خرچ کرسکوں۔ آپ کے والد نے کہا: تم خرچ کردو۔ چنانچہ حضرت عمرو بن عتبہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے سارے کے سارے دراہم راہ خدا میں خرچ کرڈالے۔(1)

سیِّدُنا امام واقِدی کا شوق خیرات

حضرت واقِد بن محمد واقِدِی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بتایا کہ میں نے خلیفہ مامون کو ایک خط لکھا جس میں یہ تحریر کیا کہ مجھ پر بہت زیادہ قرض ہے اور اب مجھ سے صبر نہیں ہوسکتا۔ مامون نے خط کی پشت پر لکھا: تم ایسے آدمی ہو جس میں دو خصلتیں جمع ہیں ایک سخاوت اور دوسری حیا، سخاوت نے تمہارے دونوں ہاتھ خالی کردیئے اور حیا نے تمہاری حالت ہم سے چھپائے رکھی۔ میں تمہارے لیے ایک لاکھ درہم کا حکم دیتا ہوں اگر تمہارا دل چاہے تو خوب سخاوت کرو اگر میں تمہیں یہ نہ دیتا تب بھی تم درستی پر ہی تھے البتہ تمہارا قصور (یعنی اپنے ہاتھ خالی کردینا) تمہارے ہی گلے ہے، تم خلیفہ ہارونُ الرشید کے زمانے میں قاضی تھے تو تم نے مجھے ایک حدیث سنائی تھی کہ حضرت محمد بن اسحاق رحمۃُ اللہِ علیہ نے حضرت امام زُہری رحمۃُ اللہِ علیہ سے اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہُ عنہ سے روایت کی کہ رسولِ اکرم صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت زُبَیر بن عوام رضی اللہُ عنہ سے فرمایا: اے زبیر! جان لو بے شک بندوں کے رزق کی کنجیاں عرش

1---حلیۃ الاولیاء، 4/156 دار الکتاب العربی بیروت

کے بالمقابل ہیں۔ اللہ پاک ہر بندے کو اس کے خرچ کے مطابق رزق عطا فرماتا ہے جو زیادہ خرچ کرتا ہے اسے زیادہ دیا جاتا ہے اور جو کم خرچ کرتا ہے اسے کم دیا جاتا ہے۔ پھر مامون نے حضرت امام واقدی رحمۃُ اللہِ علیہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: تم اس بارے میں مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہو۔ حضرت امام واقِدی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: اللہ پاک کی قسم! مامون کا مجھے یہ حدیث یاد دلانا ایک لاکھ درہم کا انعام دینے سے زیادہ محبوب ہے۔[1]

روزانہ کی بنیاد پر صدقہ

حضرت فتح موصلی رحمۃُ اللہِ علیہ جو کہ بہت متقی و پرہیز گار تھے، ان کا معمول تھا کہ روزانہ رات کو ایک فلس (یعنی ایک روپیہ) راہ خدا میں خرچ کیا کرتے تھے۔[2]

30 ہزار دراہم کا صدقہ

حضرت نافع رحمۃُ اللہِ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما کو اپنے مال میں سے جو چیز بھی پسند آتی اسے راہ خدا میں صدقہ کر دیتے حتّٰی کہ بعض اوقات تو 30،30 ہزار دراہم ایک ہی مجلس میں صدقہ کر دیتے۔ حضرت ابنِ عامر رحمۃُ اللہِ علیہ نے دو مرتبہ آپ کو 30 ہزار دراہم بھجوائے تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما نے فرمایا: "اے نافع! مجھے اس بات کا خوف ہے کہ کہیں ابن عامر کے دراہم مجھے آزمائش میں نہ ڈال دیں لہٰذا جاؤ! تم آزاد ہو۔" حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما سفر یا ماہ رمضان کے علاوہ پورا پورا مہینہ مسلسل گوشت نہ کھاتے تھے نیز بعض اوقات

1---احیاء علوم الدین، 3/247، دار الکتاب العربی بیروت
2---خوف خدا، ص 81 مکتبۃ المدینہ کراچی

پورا مہینہ گوشت کی ایک بوٹی تک نہ چکھ پاتے تھے۔[1]

22ہزار دینار صدقہ

حضرت میمون بن مہران رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ایک مجلس میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما کے پاس کہیں سے 22 ہزار دینار (سونے کے سکّے) آئے۔ آپ نے وہ تمام دینار مجلس برخاست کرنے سے پہلے ہی لوگوں میں تقسیم فرمادیئے۔[2]

ایک سال میں ایک لاکھ دراہم صدقہ

حضرت نافع رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرت امیر معاویہ رضی اللہُ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما کی طرف ایک لاکھ دراہم بھیجے۔ ابھی سال بھی نہیں گزرا تھا کہ آپ رضی اللہُ عنہ کے پاس ان میں سے ایک درہم بھی نہ بچا (یعنی تمام کے تمام راہ خدا میں صدقہ کر دیئے)۔[3]

ایک رات میں 10 ہزار دراہم کی خیرات

حضرت سیدنا ایوب بن وائل راسبی رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں مدینہ حاضر ہوا تو مجھے حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما کے ایک پڑوسی نے بتایا کہ آپ رضی اللہُ عنہ کے پاس حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہُ عنہ کی طرف سے 4 ہزار درہم آئے ہیں اور ایک دوسرے آدمی کی طرف سے بھی اتنے ہی درہم آئے ہیں اور ایک

---

1 --- معجم کبیر، 12 / 202، حدیث: 13045 دار احیاء التراث العربی بیروت، الزہد لامام احمد، ص 157، رقم: 1068 دار الکتب العلمیہ بیروت

2---الزہد لامام احمد، ص 157، رقم: 1062 دار الکتب العلمیہ بیروت

3---صفۃ الصفوۃ، عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، 1 / 292 دار الکتب العلمیہ بیروت

شخص نے 2 ہزار درہم اور ایک عمدہ چادر آپ رضی اللہُ عنہ کی خدمت میں بھیجی ہے۔ پھر حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما بازار میں تشریف لائے اور کھوٹے درہم کے بدلے میں اپنی سواری کے لئے چارا خریدا۔ میں نے انہیں پہچان لیا پھر میں نے ان کی اہلیہ کے پاس آکر کہا کہ "میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ آپ مجھ سے سچ بیان کریں۔" میں نے پوچھا: "کیا ابو عبد الرحمٰن رضی اللہُ عنہ کے پاس حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہُ عنہ کی طرف سے 4 ہزار دراہم، ایک دوسرے آدمی کی طرف سے 4 ہزار دراہم اور ایک شخص کے پاس سے 2 ہزار دراہم اور ایک چادر نہیں آئی تھی؟" جواب ملا: "کیوں نہیں! یقیناً یہ سب کچھ آیا تھا۔" میں نے کہا کہ "میں نے تو انہیں کھوٹے درہم کے عوض چارا خریدتے دیکھا ہے۔" تو ان کی اہلیہ نے بتایا کہ "انہوں نے تو وہ سب مال رات ہی کو لوگوں میں تقسیم کر دیا تھا اور چادر اپنے کندھے پر ڈال کر چل دیئے اور اسے واپس لوٹا کر گھر آگئے۔" تو میں نے لوگوں سے کہا: "اے تاجروں کے گروہ! تم دنیا کا کیا کرو گے جبکہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما کے پاس گزشتہ رات 10 ہزار درہم آئے تھے اور انہوں نے راتوں رات وہ سب خیرات کر دیئے اور آج صبح اپنی سواری کے لئے کھوٹے درہم کے عوض چارا خریدا ہے۔"(1)

محبوب شے کو راہِ خدا میں خرچ کر دیا

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہُ عنہ ایسے سخی تھے کہ راہ خدا میں اپنی سب سے زیادہ پسندیدہ چیزیں بھی خرچ کر دیا کرتے تھے۔ حضرت عبد اللہ

1---ابن عساکر، 31/140، دار الفکر بیروت

بن عمر رضی اللہُ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: "میرے والد گرامی امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہُ عنہ کے حصے میں خیبر کی کچھ زمین آئی تو آپ رضی اللہُ عنہ نے رسول اللہ صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں عرض کیا: "اَصَبْتُ اَرْضًا لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ مِنْهُ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِیْ بِهٖ یعنی یارسول اللہ صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم! یہ خیبر کی زمین میرے حصے میں آئی ہے اور اس سے نفیس مال مجھے کبھی نہیں ملا، آپ ارشاد فرمائیں کہ میں اس زمین کا کیا کروں؟" رسول اللہ صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "اِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ اَصْلًا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا یعنی اے عمر! اگر تم چاہو تو اسے اپنی ملکیت ہی میں رکھو اور اس کے منافع راہِ خدا میں صدقہ کردو۔" چنانچہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہُ عنہ نے اس زمین کو ایسے صدقہ کیا کہ نہ تو اس کو بیچا جائے گا، نہ ہی ہبہ کیا جائے گا اور نہ ہی اس میں وراثت جاری ہوگی بلکہ اس کی آمدنی کو فقراء، غریب رشتہ داروں، مسافروں، مہمانوں اور راہ خدا میں خرچ کیا جائے گا، اور اس کے متولی کو اجازت ہے کہ اس میں سے اپنی ذات یا دوستوں پر جائز طریقے سے خرچ کرے۔[1]

سب کچھ خیرات کردیا

راکبِ دوشِ مصطفٰے، سید الاسخیا حضرت سیّدنا امام حسن مجتبٰی رضی اللہُ عنہ نے دوبار اپنے گھر کا سارا اور تین مرتبہ آدھا مال واسباب راہ خدا میں خرچ فرمایا۔[2]

1---بخاری، 2/244، حدیث: 2772، دار الکتب العلمیہ بیروت

2---حلیۃ الاولیاء، 2/47، حدیث 1434، دار الکتب العلمیہ بیروت

سیدنا عبد الرحمٰن بن عوف کا شوق خیرات

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہُ عنہ نے ایک بار ایک دن میں ڈیڑھ لاکھ دینار خیرات کیے، رات کو حساب لگایا۔ پھر بولے کہ میرا سارا مال مہاجرین و انصار پر صدقہ ہے حتّٰی کہ فرمایا: میری قمیص فلاں کو اور میرا عمامہ فلاں کو۔ حضرت جبریل امین علیہ السّلام حاضر ہوئے۔ عرض کی: یارسول اللہ! عبد الرحمن کے صدقات قبول ہیں، انہیں بے حساب جنّتی ہونے کی خبر دیجئے۔[1]

حضرت ابو دحداح کا شوق خیرات

حضرت ابن مسعود رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت "مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یُقۡرِضُ اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا"[2] نازل ہوئی تو حضرت ابو دحداح انصاری رضی اللہُ عنہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم!، کیا اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم قرض دیں؟ نبی اکرم صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "ہاں اے ابو دحداح! حضرت ابو دحداح رضی اللہُ عنہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم!، اپنا دست اقدس مجھے دکھایئے، حضرت ابو دحداح رضی اللہُ عنہ نے دستِ اقدس تھام کر عرض کی: میں نے اپنا باغ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں بطورِ قرض پیش کر دیا۔ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: "ان کے باغ میں 600 کھجور کے درخت تھے اور اُمِّ دحداح اور ان کے بچے بھی اسی میں رہتے تھے، حضرت ابو دحداح رضی اللہُ عنہ آئے اور انہوں نے پکارا: اے اُمِّ

1---مراٰۃ المناجیح، 8/445

2---پ2، البقرہ:245

دحداح! انہوں نے عرض کی: لبیک میں حاضر ہوں، حضرت ابودحداح رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: اس باغ سے نکل چلو کیونکہ میں نے اس باغ کو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں بطورِ قرض پیش کر دیا ہے۔[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نے نبی پاک صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم! فلاں آدمی کا کھجور کا درخت ہے میں اسے اپنے باغ میں شامل کرنا چاہتا ہوں، آپ اسے کہیں کہ وہ کھجور کا درخت مجھے دیدے تاکہ میں اپنے باغ کی دیوار بنا سکوں۔ نبی صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اسے فرمایا: "وہ کھجور کا درخت اسے دیدے، تجھے اس کے عوض جنت میں کھجور کا درخت ملے گا۔" لیکن اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت ابودحداح رضی اللہُ عنہ اس کے پاس پہنچے اور کہا: میرے باغ کے بدلے یہ کھجور کا درخت مجھے فروخت کر دے، اس نے ایسے ہی کیا۔ حضرت ابودحداح رضی اللہُ عنہ نبی صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے فلاں کھجور کا درخت اپنے باغ کے عوض خرید لیا ہے، اب آپ یہ درخت اس آدمی کو دے دیں۔ نبی صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: "ابودحداح کے لئے جنت میں کئی بڑے بڑے اور لمبے لمبے کھجوروں کے گچھے ہیں۔" نبی صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے یہ جملہ کئی بار دہرایا۔ حضرت ابودحداح رضی اللہُ عنہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور کہا: اے اُمِّ دحداح! باغ سے نکل جاؤ، میں نے اسے جنت کے کھجور کے درخت کے عوض فروخت کر دیا ہے۔ نیک بیوی نے کہا: آپ نے

1---شعب الایمان، 3/249، حدیث: 3452 دار الکتب العلمیہ بیروت

تو نفع مند تجارت کی ہے۔[1]

روزانہ ناشتے کی دعوت

حضرت اَبان بن عثمان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا اور قریش کے سرداروں کے پاس جاکر کہا: حضرت ابنِ عباس رضی اللہُ عنہما نے کل صُبح کے ناشتے پر آپ سب کی دعوت کی ہے۔ چنانچہ وہ سب آگئے حتّٰی کے ان سے گھر بھر گیا، حضرت ابنِ عباس رضی اللہُ عنہما نے یہ دیکھا تو پوچھا: کیا معاملہ ہے؟ آپ کو پورا واقعہ بتایا گیا۔ یہ سن کر آپ رضی اللہُ عنہ نے پھل خریدنے کا حکم دیا اور کچھ لوگوں سے فرمایا: کھانا اور روٹی تیار کرو۔ چنانچہ پہلے مہمانوں کو پھل پیش کئے گئے ابھی وہ پھل کھا ہی رہے تھے کہ دستر خوان پر کھانا لگا دیا گیا حتّٰی کہ انہوں نے کھانا کھایا اور واپس چلے گئے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہُ عنہما نے کھانا کھلانے والوں سے پوچھا: کیا ہم لوگوں کی روزانہ اس طرح کی دعوت کرسکتے ہیں؟ انہوں کہا: جی ہاں۔ فرمایا: ان لوگوں سے کہہ دینا کہ روزانہ ہمارے ہاں آکر ناشتہ کیا کریں۔[2]

سیدہ عائشہ صدیقہ کا شوق صدقہ و خیرات

ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہُ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہُ عنہا کی خدمت میں ایک لاکھ درہم بھیجے تو آپ نے اسی دن وہ سب دراہم قریبی رشتہ داروں اور غریبوں میں تقسیم فرمادیئے۔ اس دن روزہ سے ہونے کے باوجود شام کے کھانے

1---ابن حبان، 10/ 234، حدیث: 7115 دار باوزیر للنشر والتوزیع، جدہ
2---احیاء العلوم، 3/ 230، دار المعرفۃ بیروت

کے لئے کچھ نہ بچایا۔[1]

حضرت اُمِّ ذرہ رحمۃُ اللہِ علیہا بیان کرتی ہیں: ایک بار حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا کی طرف کسی نے مال کے دو تھیلے بھیجے۔ میرے خیال میں ان میں تقریباً 80 ہزار یا ایک لاکھ درہم ہوں گے۔ اس دن آپ روزے سے تھیں۔ چنانچہ، آپ نے ایک بڑا تھال منگوایا اور وہ مال اس میں رکھ کر لوگوں میں تقسیم کرنے لگیں حتّٰی کہ شام تک ان کے پاس ایک درہم بھی باقی نہ بچا۔ شام کے وقت خادمہ سے فرمایا: "افطاری کا سامان لے آؤ۔" چنانچہ، خادمہ خشک روٹی اور زیتون کا تیل لے کر حاضر ہوئی تو میں نے عرض کی: "آج آپ نے جو مال تقسیم کیا ہے ان میں سے کچھ بچا کر ہمارے لئے گوشت خرید لیتیں تو ہم اس سے روزہ افطار کر لیتے۔" حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا نے فرمایا: "مجھے شرم سار نہ کرو! اگر تم مجھے یاد دلا دیتیں تو میں ضرور کچھ نہ کچھ رکھ لیتی۔[2]

حضرت عروہ رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا کو 70 ہزار درہم تقسیم فرماتے دیکھا ہے حالانکہ اس وقت آپ کی قمیص پر پیوند لگے ہوئے تھے۔[3]

حضرت عروہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک بار حضرت امیر معاویہ رضی اللہُ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا کی طرف ایک لاکھ درہم بھجوائے۔ اللہ کی قسم! اس دن کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے انہوں نے تمام کے تمام دراہم راہِ خدا میں

1---مدارج النبوت، 2/472 مرکز اہل سنت برکات رضا ہند
2---الزھد لہناد بن السری، 1/337، رقم: 619، دار الخلفاء للکتاب الاسلامی
3---الزہد لامام احمد، ص186، رقم: 916 دار الکتب العلمیہ بیروت

تقسیم کر دیئے۔[1]

حضرت عبد الرحمن بن قاسم رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہُ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا کی طرف بطورِ ہدیہ بہت سے کپڑے، چاندی اور دیگر سامان بھیجا جو آپ کے حجرہ کے پاس ڈھیر کی صورت میں رکھ دیا گیا۔ جب آپ رضی اللہُ عنہا باہر تشریف لائیں تو اسے دیکھ کر رونے لگیں۔ پھر فرمایا: "میرے سر تاج، صاحبِ معراج صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس قسم کا مال واسباب نہیں پایا۔" پھر وہ سارے کا سارا راہِ خدا میں تقسیم کر دیا اور اس میں سے کچھ بھی بچا کر نہ رکھا۔[2]

قمیص صدقہ کرنے کی برکت

شام سے ایک شخص آیا اور کہا: مجھے تابعی بزرگ حضرت صفوان بن سلیم رحمۃُ اللہِ علیہ کے بارے میں بتائیں کہ میں نے انہیں خواب میں جنت کے اندر دیکھا ہے۔ پوچھا گیا: کس سبب سے؟ کہا: ایک قمیص کے سبب جو انہوں نے کسی انسان کو پہنائی۔ حضرت صفوان رحمۃُ اللہِ علیہ سے ان کے ایک ساتھی نے قمیص کا قصہ پوچھا تو حضرت صفوان رحمۃُ اللہِ علیہ نے بتایا: سردی کے موسم میں ایک رات مسجد سے باہر نکلا، دیکھا کہ ایک شخص سردی سے کانپ رہا ہے اور اس کے پاس خود کو سردی سے بچانے کے لئے کپڑے تک نہیں ہیں۔ میں نے اپنی قمیص اتار کر اس شخص کو پہنا دی۔[3]

1---ابن عساکر، 59/192 دار الفکر بیروت

2---حلیۃ الاولیاء، 2/48، دار الکتاب العربی بیروت

3---حلیۃ الاولیاء، 3/161، دار الکتاب العربی بیروت

آخری سہارا بھی صدقہ کردیا

حضرت ابنِ جابر رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت ابو عبد ربّ رحمۃُ اللہِ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ حوض پر وضو فرمارہے تھے۔ میں نے سلام کیا تو جواب دیتے ہوئے فرمایا: ”اے لمبے قد والے! جلدی نہ کرو۔“ میں انتظار کرنے لگا۔ جب آپ وضو سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ”مجھے تم سے ایک مشورہ چاہیے، میری مدد کرو۔“ میں نے عرض کی: جی فرمائیے۔ تو فرمانے لگے: ”میں نے اپنا تمام مال وجائداد صدقہ کردیا، اب میرے پاس یہی ایک گھر باقی ہے، میں اسے بھی بیچنا چاہتا ہوں، تم کیا کہتے ہو؟“ میں نے عرض کی: ”بخدا! آپ نہیں جانتے کہ آپ کی زندگی مزید کتنی ہے، مجھے خوف ہے کہ آپ لوگوں کے محتاج ہو جائیں گے، اس مکان کی آمدنی ہی آپ کے لئے کافی ہے اور اس کا ایک حصہ آپ کے رہنے کے لئے کافی ہے جو آپ کو لوگوں کے در سے بے نیاز کردے گا۔“ انہوں نے کہا: ”یہی تمہاری رائے ہے؟“ میں نے کہا: ”جی ہاں۔“ تو آپ نے کہا: کیا تم مجھے محتاجی سے خوفزدہ کررہے ہو؟ بالآخر حضرت ابو عبد ربّ رحمۃُ اللہِ علیہ نے وہ مکان بھی اچھی قیمت میں بیچ دیا اور قیمت صدقہ کردی۔ جب آپ کا انتقال ہوا تو اس مال میں سے کفن خریدنے جتنی رقم ہی باقی تھی۔“[1]

امیر ہونا ضروری نہیں!

حضرت عتبہ رحمۃُ اللہِ علیہ کا کُل سرمایہ ایک پیسہ تھا۔ آپ اس سے کھجور کے پتے خریدتے اور ان سے ٹوکری بنا کر تین پیسے کی بیچ دیتے پھر ایک پیسہ صدقہ کر دیتے،

1---حلیۃ الاولیاء، 5/160، دار الکتاب العربی بیروت

ایک پیسہ رکھ لیتے اور ایک پیسے سے افطاری کے لئے کچھ خرید لیتے۔[1]

بکری کی بیماری کے دوران تین سو دینار دینا

حضرت امام اعمش رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میری ایک بکری بیمار ہو گئی تو حضرت خیثمہ بن عبد الرحمن رحمۃُ اللہِ علیہ صبح و شام آتے اور مجھ سے پوچھتے کیا وہ گھاس اچھی طرح کھاتی ہے اور بچے اس کے دودھ کے بغیر کس طرح گزارہ کرتے ہوں گے؟ میں جس گدے پر بیٹھا کرتا تھا اس کے نیچے وہ کچھ رقم رکھ دیا کرتے اور جاتے وقت فرماتے گدے کے نیچے جو کچھ ہے لے لو حتّٰی کہ بکری کی بیماری کے دوران مجھے تین سو سے زیادہ دینار دے گئے۔[2]

مانگنے والے کو اس کی مانگ سے زیادہ ہی دیا

عبد الملک بن مروان نے حضرت اسماء بن خارجہ رحمۃُ اللہِ علیہ سے کہا کہ مجھے آپ کی چند اچھی عادتوں کی خبر ملی ہے، آپ وہ مجھ سے بیان کیجئے۔ حضرت اسماء بن خارجہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: آپ میرے علاوہ کسی اور سے سنیں تو زیادہ بہتر ہے۔ عبد الملک بن مروان نے کہا: میں نے یہ تَہِیَّہ کر لیا ہے کہ میں تم سے ہی سنوں گا۔ حضرت اسماء بن خارجہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: یا امیر المؤمنین! میں نے کبھی اپنے ہم نشین کے سامنے پاؤں نہیں پھیلائے، میں نے جب بھی لوگوں کو کھانے پر دعوت دی تو اپنے آپ کو ان کا محسن نہیں بلکہ انہیں اپنا محسن خیال کیا اور جب بھی کوئی شخص میرے سامنے

1---حلیۃ الاولیاء، 6/248، حدیث: 8478، دار الکتب العلمیہ بیروت

2---احیاء علوم الدین، 3/250، دار المعرفۃ بیروت

سوالی بن کر آیا تو میں نے اُسے اُس کی مانگ سے زیادہ ہی دیا۔[1]

سوالی کو دستاویز لکھ کر دینا

حضرت سیِّدُنا سعید بن خالد رحمۃُ اللہِ علیہ بہت سخی آدمی تھے جب ان کے پاس کچھ نہ ہوتا تو سوالی کو ایک دستاویز لکھ کر دے دیتے کہ جب میرے پاس کچھ مال آئے گا تو تمہیں دوں گا۔[2]

قرض سے بری ہونے کا اعلان

منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا قَیس بن سعد بن عُبادہ رضی اللہُ عنہ بیمار ہوئے تو ان کے دوست واَحباب نے ان کی عِیادت میں تاخیر کی، آپ رضی اللہُ عنہ سے کہا گیا: چونکہ انہوں نے آپ کا قرض دینا ہے اس لئے وہ حیا کے باعث نہیں آئے۔ آپ رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس مال کو ذلیل ورُسوا کرے جو دوستوں کو ملاقات سے روک دیتا ہے، پھر ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ اعلان کر دے کہ جس آدمی پر قیس بن سعد کا قرض ہو وہ اس سے بری ہے۔ ناقل کہتے ہیں: یہ سن کر شام تک ملاقات وعیادت کرنے والوں کی اتنی بھیڑ لگ گئی کہ آپ رضی اللہُ عنہ کے مکان کی سیڑھی ٹوٹ گئی۔[3]

ہر نمازی کو کپڑے اور جوتوں کا ایک ایک جوڑا دینا

حضرت ابو اسحاق رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں کوفہ میں اپنے ایک قرضدار کو تلاش کرنے گیا تو وہاں مسجد اشعث میں نمازِ فجر ادا کرنے لگا جب میں نماز پڑھ چکا تو

1---احیاء علوم الدین، 3/250، دار المعرفۃ بیروت

2---احیاء علوم الدین، 3/250، دار المعرفۃ بیروت

3---احیاء علوم الدین، 3/250، دار المعرفۃ بیروت

دیکھا میرے سامنے کپڑوں اور جوتوں کا ایک جوڑار کھا ہوا ہے۔ میں نے کہا: میں یہاں کا رہنے والا نہیں ہوں۔ لوگوں نے کہا: حضرت اشعث بن قیس کندی رضی اللہُ عنہ گذشتہ رات مکہ مکرمہ سے آئے ہیں اور انہوں نے حکم دیا ہے کہ اس مسجد کے ہر نمازی کو کپڑے اور جوتوں کا ایک ایک جوڑا دیا جائے۔(1)

کون زیادہ سخی ہے...؟

حضرت شیخ ابو سعد خَرکوشی نیشاپوری رحمۃُ اللہِ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت حافظ محمد بن محمد رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے مکہ کے ایک شافعی مجاوِر کو یہ کہتے سنا کہ مصر میں ایک غریب شخص کے یہاں بچے کی ولادت ہوئی اس نے ایک سماجی کارکن سے رابِطہ کیا جو ضرورت مندوں کے لئے چندہ جمع کرتا تھا، وہ نومولود کے والد کو لے کر کئی لوگوں سے ملا مگر کسی نے مالی امداد نہ کی، آخر کار ایک مزار پر حاضری دی جہاں اُس سماجی کارکن نے کچھ اس طرح فریاد کی: یا سیِّدی! اللہ آپ پر رحم فرمائے، آپ اپنی ظاہری زندگی میں بہت کچھ دیا کرتے تھے، آج کئی لوگوں سے نومولود کے لئے مانگا مگر کسی نے کچھ نہ دیا۔ یہ کہنے کے بعد اُس سماجی کارکن نے ذاتی طور پر آدھا دینار نومولود کے والد کو ادھار پیش کرتے ہوئے کہا: جب بھی آپ خوش حال ہوں تو لوٹا دینا۔ دونوں اپنے اپنے راستے ہو لئے۔ سماجی کارکن کو رات خواب میں صاحبِ مزار کا دیدار ہوا۔ فرمایا: تم نے مجھ سے جو کہا وہ میں نے سُن لیا تھا مگر اُس وقت جواب دینے کی اجازت نہ تھی، میرے گھر والوں سے جا کر کہئے کہ انگیٹھی کے نیچے کی جگہ کھودیں، ایک مشکیزہ

1---احیاء علوم الدین، 3/250، دار المعرفۃ بیروت

نکلے گا اُس میں 500 دینار ہوں گے وہ ساری رقم اس نومولود کے والد کو پیش کر دیجئے۔ چنانچہ وہ صاحِبِ مزار کے گھر والوں کے پاس پہنچا اور سارا ماجرا کہہ سنایا۔ ان لوگوں نے نشاندہی کے مطابق جگہ کھودی اور 500 دینار نکال کر حاضِر کر دیئے۔ سماجی کارکن نے کہا: یہ سب دینار آپ ہی کے ہیں، میرے خواب کا کیا اعتبار! وہ بولے، جب ہمارے بزرگ دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی سخاوت کرتے ہیں تو ہم کیوں پیچھے ہٹیں! چنانچہ ان لوگوں نے باصرار وہ دینار سماجی کارکن کو دیئے اور اس نے جاکر نومولود کے والد کو پیش کر دیئے اور سارا واقعہ سنایا۔ اُس غریب شخص نے آدھے دینار سے قرضہ اُتارا اور آدھا دینار اپنے پاس رکھتے ہوئے کہا: مجھے یہی کافی ہے۔ باقی سب اُسی سماجی کارکن کو دیتے ہوئے کہا: بقیہ تمام دینار غریب و نادار لوگوں میں تقسیم فرما دیجئے۔ ناقل کا بیان ہے: مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ان سب میں زیادہ سخی کون ہے؟[1]

70 ہزار درہم قرض ادا کرنا

منقول ہے کہ جب حضرت سیِّدُنا امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ مصر میں مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو آپ نے فرمایا: فلاں آدمی سے کہنا کہ وہ مجھے غسل دے۔ جب آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا انتقال ہوا تو اس کو اطلاع دی گئی وہ حاضر ہوا اور کہنے لگا: ان کے اخراجات کا رجسٹر لاؤ۔ جب رجسٹر لایا گیا تو اس نے اس میں دیکھا کہ حضرت امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ پر 70 ہزار درہم قرض ہیں اس نے وہ تمام قرض اپنے ذمہ لے کر اسے ادا کر دیا اور کہا: یہ ہے میرا حضرت امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ کو غسل دینا۔[2]

1---احیاء علوم الدین، 3/ 251، دار المعرفۃ بیروت
2---احیاء علوم الدین، 3/ 251، دار المعرفۃ بیروت

ایک دن میں 10 ہزار درہم خرچ کر دیئے

حضرت رَبیع بن سلیمان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت حُمَیدِی رحمۃُ اللہِ علیہ کو فرماتے سنا کہ حضرت امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ صنعاء سے مکہ مکرمہ آئے تو آپ کے پاس دس ہزار درہم تھے، آپ نے مکہ مکرمہ سے باہر ایک خیمہ نصب کیا اور وہ درہم ایک کپڑے پر بچھا دیئے پھر جو بھی آتا اسے ایک مٹھی بھر کر دے دیتے حتّٰی کہ آپ نے ظہر کی نماز پڑھ کر کپڑا اجھاڑا تو اس پر کچھ نہ تھا۔[1]

سیِّدُنا عثمان غنی رضی اللہُ عنہ کی سخاوت

مروی ہے کہ حضرت طلحہ رضی اللہُ عنہ پر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رضی اللہُ عنہ کے پچاس ہزار درہم قرض تھے، ایک دن امیر المؤمنین رضی اللہُ عنہ مسجد کی طرف تشریف لے جارہے تھے کہ حضرت سیِّدُنا طلحہ رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: آپ کا مال تیار ہے لے لیجئے۔ امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: اے ابو محمد! وہ سب آپ کے ہوئے تاکہ آپ کو مروت (سخاوت) پر مدد حاصل ہو۔[2]

چار لاکھ درہم تقسیم کر دیئے

حضرت سُعدٰی بنتِ عوف فرماتی ہیں: میں حضرت طلحہ رضی اللہُ عنہ پاس حاضر ہوئی تو میں نے ان کی طبیعت کو بوجھل دیکھ کر پوچھا: آپ کو کیا ہوا؟ انہوں نے فرمایا: میرے پاس مال جمع ہو گیا ہے جس کی وجہ سے میں غمگین ہوں۔ میں نے کہا: آپ کو غم کرنے

1---احیاء علوم الدین، 3/251، دار المعرفۃ بیروت

2---احیاء علوم الدین، 3/252، دار المعرفۃ بیروت

کی کیا ضرورت ہے اپنی قوم کو بلا کر مال ان میں تقسیم فرمادیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے غلام کو بلایا اور اس سے کہا: میری قوم کو بلا لاؤ، پھر آپ نے وہ مال اپنی قوم میں تقسیم فرمادیا۔ میں نے خادم سے پوچھا: کتنا مال تھا؟ اس نے کہا: چار لاکھ درہم۔[1]

رشتہ داری کے نام پر تین لاکھ درہم عطا کر دیئے

ایک اعرابی نے حضرت طلحہ رضی اللہُ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی رشتہ داری کے نام پر کچھ مانگا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے رشتہ داری کے نام پر آج تک کسی نے کچھ نہیں مانگا، میری ایک زمین ہے امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کے تین لاکھ درہم لگائے ہیں اگر چاہو تو اس زمین پر قبضہ کرلو اور اگر چاہو تو میں اسے امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ کے ہاتھ فروخت کر دیتا اور اس کی رقم تمہیں دے دیتا ہوں۔ اس نے کہا: مجھے رقم چاہیے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ زمین امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رضی اللہُ عنہ کو فروخت کر دی اور اس شخص کو نقد پیسے دے دیئے۔[2]

دین داروں کو ہی صدقہ کیوں دیتے ہیں؟

امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ نقل کرتے ہیں کہ ایک عالم کا معمول تھا کہ وہ صدقہ دینے میں صوفی فقرا کو ترجیح دیتے۔ ان سے عرض کی گئی: آپ اگر عام فقرا کو صدقہ دیں تو کیا وہ افضل نہیں؟ جواب دیا: یہ نیک لوگ ہر وقت اللہ کے ذکر و فکر میں رہتے ہیں، اگر

1---احیاء علوم الدین، 3/252، دار المعرفۃ بیروت
2---احیاء علوم الدین، 3/252، دار المعرفۃ بیروت

ان پر فاقہ یا کوئی مصیبت آئے تو ان کے مشاغل میں خلل آئے گا، لہٰذا میرے نزدیک دنیا کے ہزار طلبگاروں کو دینے سے بہتر ہے کہ ایک سچّے دیندار کو دوں۔ جب حضرت جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کو یہ بات بتائی گئی تو آپ نے اسے پسند فرمایا اور فرمایا کہ یہ شخص اللہ کے ولیوں میں سے ہے، میں نے آج تک اتنی اچھی بات نہ سنی تھی۔[1]

سیدنا عبداللہ بن مبارک رحمۃُ اللہِ علیہ جو امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کے خاص شاگرد اور فقہ حنفی کے آئمہ سے ہیں۔ اہل علم لوگوں کے ساتھ خاص طور پر بھلائی کرتے، ان سے عرض کی گئی: آپ سب کے ساتھ ایک سا معاملہ کیوں نہیں رکھتے؟ فرمایا میں انبیاء (علیہم الصّلوٰۃ السّلام اور صحابۂ کرام علیہم الرضوان) کے بعد علما کے سوا کسی کے مقام کو بلند نہیں جانتا، ایک بھی عالم کا دھیان اپنی حاجات کی وجہ سے بٹے گا تو وہ صحیح طور پر خدمت دین نہ کرسکے گا اور دینی تعلیم پر اس کی درست توجہ نہ ہو سکے گی۔ لہٰذا انہیں علمی خدمت کے لئے فارغ کرنا افضل ہے۔[2]

سیّدنا امام رفاعی کی سخاوت

حضرت شیخ عبدالصمد حَربونی جو کہ رَواق (شہر) میں اوقافِ احمدی کے ذمہ دار تھے وہ فرماتے ہیں کہ 567ھ میں حضرت امام احمد رفاعی رحمۃُ اللہِ علیہ کے کھیت اور آپ کے رواق میں موجود اوقاف سے سات لاکھ دیوانی چاندی کے درہم اور بیس ہزار سونے کے ٹکڑے حاصل ہوئے اور اسی سال آپ کے لئے مختلف شہروں سے اَسّی ہزار چادریں، پچاس ہزار تمشکۃ (رومال وغیرہ) بیس ہزار عجمی اونی کمبل، بتیس ہزار کاٹن

1---ضیائے صدقات، ص172، مکتبۃ المدینہ کراچی

2---مکاشفۃ القلوب، ص417، دار الکتب العلمیہ بیروت

کے عمامے اور گیارہ ہزار سونے کے دوافقی ٹکڑے آئے اور سات لاکھ ہندی چادریں آئیں اور اسی دن آپ نے رواق کی نہر کے کنارے اپنے کپڑوں کو دھویا اور اپنی ستر پوشی اپنے رومال سے فرمائی اور رواق میں آپ کی الماری میں ایک بھی درہم نہ تھا جو کچھ آپ کو حاصل ہوا تھا وہ سب آپ نے غریبوں پر صدقہ کر دیا، یا مستحقین، سائلین اور فقراءومساکین کو دیدیا۔ (1)

مال اور مکان دونوں دے دیے

حضرت عبد اللہ بن عامر رحمۃُ اللہِ علیہ نے حضرت خالد بن عقبہ بن ابی معیط رضی اللہُ عنہ سے ان کا بازار والا مکان نوے ہزار درہم میں خریدا۔ جب رات کا وقت ہوا تو انہوں نے حضرت خالد رضی اللہُ عنہ کے گھر والوں کا رونا سنا تو اپنے گھر والوں سے پوچھا ان کو کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: یہ اپنے مکان کے لئے رو رہے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عامر رضی اللہُ عنہ نے اپنے غلام سے فرمایا: ان کے پاس جا کر کہو کہ مال اور مکان دونوں ان کے ہوئے۔ (2)

خرچ کرو اللہ کریم عطا فرمائے گا

حضرت قیس بن سلع انصاری رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے بھائیوں نے حضور پاک صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ان کی شکایت کی کہ وہ فضول خرچی کرتے ہیں اور اس معاملے میں بہت کھلا ہاتھ ہے، تو پیارے آقا صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان سے فرمایا:

1---عمامہ کے فضائل، ص354، مکتبۃ المدینہ کراچی بحوالہ سیرت سلطان الاولیاء، ص69

2---احیاء علوم الدین، 3/252، دار المعرفۃ بیروت

تمہارے بھائیوں کا کیا مسئلہ ہے، وہ اس گمان پر تمہاری شکایت کر رہے ہیں کہ تم اپنے مال میں بہت فضول خرچی کرتے ہو اور تمہارا ہاتھ بہت کھلا ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم! میں آمدنی سے اپنا حصہ لے کر اللہ کی راہ میں اور اپنے دوستوں میں خرچ کر دیتا ہوں۔ رسول اللہ صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے تین مرتبہ فرمایا: خرچ کر اللہ تجھے عطا فرمائے گا۔ اس کے بعد جب بھی میں راہ خدا میں نکلتا تو میرے پاس اپنی سواری ہوتی اور آج میرا یہ حال ہے کہ میں مال و آسائش میں اپنے اہل خانہ (بھائیوں) سے بڑھ کر ہوں۔ [1]

سیِّدُنا لَیث بن سعد کی سخاوت

خلیفہ ہارونُ الرشید نے حضرت امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں 500 دینار بھیجے، حضرت لیث بن سعد رحمۃُ اللہِ علیہ کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں ایک ہزار دینار بھیج دیئے۔ خلیفہ کو یہ دیکھ کر غصہ آگیا اور حضرت لیث بن سعد رحمۃُ اللہِ علیہ سے کہا: میں نے 500 دینار دیئے اور تم نے ایک ہزار دینار دے دیئے حالانکہ تم میری رعایا میں سے ہو۔ حضرت لیث بن سعد رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین! غلے کی تجارت سے میری یومیہ آمدنی ایک ہزار دینار ہے میں نے اس بات میں شرم محسوس کی کہ میں اپنی یومیہ آمدنی سے کم پیش کروں۔

منقول ہے کہ حضرت لیث بن سعد رحمۃُ اللہِ علیہ پر کبھی زکوۃ واجب نہیں ہوئی باوجود یہ کہ ان کی یومیہ آمدنی ایک ہزار دینار تھی (کیونکہ انہیں جو کچھ ملتا وہ خرچ کر دیتے،

1--- معجم اوسط، 6/246، حدیث: 8535 دار الحرمین قاہرہ

لٰہذا کبھی صاحبِ نصاب ہی نہیں ہوئے)۔[1]

چھپا کر صدقہ کرنے کا جذبہ

حضرت ابو عمرو اسماعیل بن نجید نیشاپوری رحمۃُ اللہِ علیہ کے شیخ ابو عثمان حیری رحمۃُ اللہِ علیہ کو مجاہدین کے لئے کچھ رقم کی ضرورت پڑی لیکن کہیں سے کچھ انتظام نہ ہو سکا، تو شیخ نے ابنِ نجید رحمۃُ اللہِ علیہ سے اس ضرورت کو بیان فرمایا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فوراً دو ہزار درہموں کی تھیلیاں لا کر شیخ کے قدموں پر ڈال دیں۔ شیخ بے حد خوش ہوئے اور بھری مجلس میں اس کا اعلان فرما دیا اور لوگوں نے خوب واہ واہ کی مگر ابن نجید رحمۃُ اللہِ علیہ کو انتہائی صدمہ ہوا کہ افسوس! میرا یہ عمل خیر لوگوں پر ظاہر ہو گیا۔ بے تابانہ بھری مجلس میں شیخ سے عرض کیا کہ حضور! مجھے میرا مال واپس کر دیجیے میں ابھی اس کو راہ خدا میں خرچ کرنا نہیں چاہتا۔ شیخ نے فوراً درہموں کی تھیلیاں ابن نجید رحمۃُ اللہِ علیہ کے سامنے ڈال دیں اور آپ تھیلیاں اٹھا کر گھر لے آئے۔ حاضرین مجلس میں خوب چہ میگوئیاں ہوئیں۔ جب رات ہوئی اور شیخ اکیلے رہ گئے تو حضرت ابنِ نجید رحمۃُ اللہِ علیہ پھر دو ہزار درہموں کی تھیلیاں لے کر شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے شیخ! آپ اس مال کو پوشیدہ طور پر خرچ فرمائیں اور میرا نام ہرگز کسی پر ظاہر نہ فرمائیں۔ یہ سن کر شیخ ابو عثمان حیری رحمۃُ اللہِ علیہ پر حالت گریہ طاری ہو گئی اور فرمانے لگے کہ ابن نجید رحمۃُ اللہِ علیہ! تیری ہمت پر صد آفرین ہے۔[2]

1---احیاء علوم الدین، 3/252، دار المعرفۃ بیروت

2---تاریخ الاسلام للذہبی، 8/237 دار الغرب الاسلامی بیروت، بستان المحدثین، ص 253-252 ملخصًا

دوست کا حال معلوم نہ ہونے پر رونا

ایک شخص اپنے دوست کے پاس گیا اور اس کا دروازہ کھٹکھٹایا اس نے پوچھا کیسے آنا ہوا؟ اس نے کہا: مجھ پر چار سو درہم قرض ہیں۔ اس نے چار سو درہم تول کر اس کے حوالے کر دیئے اور روتا ہوا واپس آیا۔ بیوی نے کہا: اگر ان درہموں سے تجھے اتنی محبت تھی تو دیئے کیوں؟ اس نے کہا: میں تو اس لئے رو رہا ہوں کہ مجھے اس کا حال اس کے بتائے بغیر کیوں معلوم نہ ہو سکا حتّٰی کہ وہ میرا دروازہ کھٹکھٹانے پر مجبور ہوا۔ (1)

امام اعظم ابو حنیفہ کا شوق خیرات

حضرت قیس بن ربیع رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی کمائی سے مالِ تجارت جمع کرتے پھر اس سے کپڑے اور ضروریات زندگی کی دیگر اشیا خرید کر اَئِمَّہ محدثین کو پیش کرتے اور فرماتے: اللہ پاک کی حمد و ثناء کرو کہ اُسی نے تمہیں یہ عطا فرمایا۔ اللہ کی قسم! میں نے اپنے مال میں سے کچھ بھی نہیں دیا۔ (2)

سیدنا بہاء الدین کا شوق صدقہ وخیرات

حضرت شیخ بہاء الدین زکریا رحمۃُ اللہِ علیہ کو اللہ تعالی نے جس طرح بے بہا مال و دولت عطا فرمایا تھا آپ اسی طرح اسے اللہ پاک کی راہ میں خرچ بھی فرماتے تھے آپ کی سخاوت صرف مریدین و محبین تک ہی محدود نہ تھی بلکہ اگر کبھی سرکاری سطح پر بھی مالی ضرورت درپیش ہوتی تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے خزانوں کے منہ کھول دیتے تھے۔ چنانچہ حضرت

1---احیاء علوم الدین، 3/252، دار المعرفۃ بیروت

2---ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص448 مکتبۃ المدینہ کراچی

خواجہ نظام الدین اولیاء سید محمد چشتی رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک مرتبہ یہ حکایت ارشاد فرمائی کہ شیخ بہاء الدین زکریا رحمۃُ اللہِ علیہ جب کسی کو کوئی شے عنایت فرماتے تو اچھی اور زیادہ مقدار میں دیتے تھے۔ مُعَلِّم جو آپ کے بچوں کو پڑھاتا تھا اسے تنخواہ کے علاوہ انعام بھی مرحمت فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ ملتان میں سخت قحط پڑا ملتان کے حاکم ناصر الدین قَباچہ کو غلہ کی ضرورت پڑی۔ اس نے آپ سے طلب کیا تو آپ نے اس کی اِلتماس قبول فرما کر کئی مَن غلہ عطا فرمادیا۔ جب غلے کو یہاں سے لے جایا گیا تو اس میں سے ناگہاں طور پر بھاری مقدار میں نقدی رقم بھی نکل آئی۔ والیٔ شہر نے آپ کے پاس وہ رقم واپس بھیجی کہ میں نے تو صرف غلے کا سوال کیا تھا۔ جس وقت وہ روپیہ حضرت کے پاس لایا گیا آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس روپیہ کا حال معلوم تھا لیکن میں نے یہ نقد رقم اور غلہ حاکم کو دے دیا تھا۔ اس کے پاس لے جاؤ کہ وہ اپنے صَرف میں لائے۔(1)

سیدنا ابراہیم بن ادہم کا شوق خیرات

حضرت یحییٰ بن اسود کلابی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃُ اللہِ علیہ کو اپنے باغ کی دیکھ بھال کے لئے اجیر (یعنی ملازم) رکھا، تقریباً ایک سال بعد میں اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ باغ میں گیا۔ ایک شخص عمدہ اُونٹ پر سوار ہو کر ہمارے پاس آیا اور اس نے حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃُ اللہِ علیہ کے بارے میں پوچھا تو میں نے اسے بتایا۔ وہ شخص حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس آیا، دست بوسی کی اور نہایت مؤدِّبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃُ اللہِ علیہ

---

1 --- فیضان بہاؤ الدین زکریا ملتانی، ص 40، مکتبۃ المدینہ کراچی بحوالہ فوائد الفواد مترجم، تیسری مجلس، ص350 ملخصاً، تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص 115

نے آنے کی وجہ پوچھی تو کہنے لگا: میں ''بلخ'' شہر سے آیا ہوں، آپ کے چند غلاموں کا اِنتِقال ہو گیا ہے، میں ان کا مال لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ یہ تیس ہزار (30,000) درہم آپ کے ہیں انہیں قبول فرمالیں۔ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس مال کے تین حصّے کرتے ہوئے فرمایا: ''ایک تمہارے لئے کیونکہ تم سفر کی صعوبتیں اور مُشکِلات برداشت کر کے یہاں پہنچے ہو، دوسرا حصّہ لے جاؤ اور اسے بلخ کے غرباء ومساکین میں تقسیم کر دینا۔ پھر آپ میری طرف متوجّہ ہوئے اور فرمایا: یہ ایک حصّہ تم لے لو اور اسے ''عسقلان'' کے غربا و فقرا میں تقسیم کر دینا۔ اتنا کہنے کے بعد حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃُ اللہِ علیہ وہاں سے تشریف لے گئے اور ان تیس ہزار (30,000) دراہم میں سے ایک درہم بھی خود نہ لیا۔ [1]

ایک لاکھ درہم صدقہ کر دیئے

حضرت سفیان ثوری رحمۃُ اللہِ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت محمد بن سوقہ رحمۃُ اللہِ علیہ کے علاوہ کوئی ایسا نہ دیکھا جس کے سبب اہل کوفہ سے بلائیں دور کی جاتی تھیں، اُن کو اپنے والد سے وراثت میں ایک لاکھ درہم ملے تو انہوں نے وہ تمام کے تمام صدقہ کر دیئے۔ [2]

حاکم مصر کی خیرات

منقول ہے کہ حاکم مصر عبد الحمید بن سعد رحمۃُ اللہِ علیہ کے دور میں جب لوگ قَحط سالی میں مبتلا ہوئے اس وقت انہوں نے کہا: میں شیطان کو ضرور یہ باور کراؤں گا کہ

1---عیون الحکایات، ص71 دار الکتب العلمیہ بیروت
2---حلیۃ الاولیاء، 5 / 5، دار الکتاب العربی بیروت

میں اس کا دشمن ہوں، لہٰذا وہ مہنگائی کے ختم ہونے تک برابر لوگوں کی حاجتیں پوری کرتے رہے پھر انہیں معزول کر دیا گیا جب انہوں نے وہاں سے کوچ کیا تو ان پر تاجروں کے دس لاکھ درہم قرض تھے انہوں نے اپنے اہل خانہ کے زیورات ان کے پاس گروی رکھ دیئے جن کی قیمت پچاس کروڑ درہم تھی جب ان زیورات کی واپسی مشکل ہوگئی تو آپ نے تاجروں کو لکھ بھیجا کہ ان کو بیچ کر جو رقم بچ جائے وہ ان لوگوں تک پہنچا دی جائے جن کو میری طرف سے کچھ نہیں ملا۔[1]

صدقہ کی برکت سے یہودی مسلمان ہوگیا

منقول ہے کہ ایک عیال دار فقیر نے اپنے اہل و عیال کے ساتھ مل کر عاشورا (دس محرم) کے دن روزہ رکھا۔ ان کے پاس کھانے کو کچھ نہ تھا لہٰذا وہ خوراک کی تلاش میں گھر سے نکلا تاکہ افطاری کا اہتمام کر سکے لیکن کچھ نہ ملا۔ پھر وہ سناروں کے بازار میں داخل ہوا اور ایک آدمی کو دیکھا کہ اپنی دُکان میں قیمتی چمڑے کے ٹکڑے بچھا کر ان پر سونے چاندی کے ڈھیر اُلٹ رہا ہے۔ وہ اس کے پاس گیا اور سلام کر کے کہا: جناب! میں حاجت مند ہوں، ممکن ہو تو مجھے ایک درہم قرض دے دو تاکہ میں اپنے گھر والوں کے لئے افطاری کا سامان خرید سکوں، میں آج کے بابرکت دن آپ کے لئے دعا کروں گا۔ لیکن سنار نے اپنا منہ پھیر لیا اور فقیر کو کچھ نہ دیا، فقیر کا دل ٹوٹ گیا۔ وہ واپس آرہا تھا اور اس کے آنسو رُخسار پر بہہ رہے تھے کہ سنار کے ایک یہودی پڑوسی نے اسے دیکھ لیا اور دُکان سے نکل کر اس فقیر کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں تجھے دیکھ رہا تھا کہ تو میرے فلاں پڑوسی سنار سے کچھ بات کر رہا تھا؟ فقیر نے بتایا: میں نے اس سے ایک درہم مانگا تھا کہ

---

1 --- احیاء علوم الدین، 3 / 248، دار المعرفۃ بیروت

اپنے گھر والوں کی افطاری کا بندوبست کر سکوں لیکن اس نے مجھے خالی لوٹا دیا، میں نے اسے یہ بھی کہا تھا کہ میں آج کے بابرکت دن تمہارے حق میں دعا کروں گا۔ یہودی نے پوچھا: آج کون سا دن ہے؟ فقیر نے اسے بتایا: آج عاشورا کا دن ہے اور پھر اس کے بعض فضائل بیان کئے۔ تو یہودی نے اس فقیر کو دس درہم دیئے اور کہا: اس دن کی عظمت کی خاطر یہ قبول کر لو اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرو۔ فقیر وہاں سے روانہ ہوا تو اس کا دل خوشی سے پھولا ہوا تھا۔ اس نے گھر والوں پر اچھی طرح خرچ کیا۔ جب رات ہوئی تو اس مسلمان سنار نے خواب دیکھا کہ قیامت قائم ہو چکی ہے۔ پیاس اور مصائب شدت اختیار کر چکے ہیں۔ پھر اس نے اچانک ایک سفید موتیوں کا محل دیکھا جس کے دروازے یاقوت کے تھے۔ اس نے سر اٹھا کر کہا: اے اس محل کے مالک! مجھے تھوڑا سا پانی پلا دے۔ تو اسے ایک آواز سنائی دی: کل شام تک یہ محل تیرا تھا لیکن جب تو نے فقیر کا دل توڑا اور اسے کچھ نہ دیا تو اس محل سے تیرا نام مٹا کر تیرے اُس یہودی پڑوسی کا نام لکھ دیا گیا ہے جس نے اس فقیر کی حاجت پوری کی اور اس کو دس درہم دیئے۔ چنانچہ، بیدار ہونے کے بعد سنار گھبراتے ہوئے اور خود کو ملامت کرتے ہوئے اپنے یہودی پڑوسی کے پاس آیا اور کہنے لگا: تم میرے پڑوسی ہو، میرا تم پر حق ہے اور مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے۔ یہودی نے پوچھا: بتاؤ! کیا حاجت ہے؟ اس نے کہا: کل شام تم نے جو دس درہم فقیر کو دیئے تھے ان کا ثواب سو درہم کے بدلے مجھے دے دو۔ تو اس نے جواب دیا: اللہ پاک کی قسم! میں ایک لاکھ دینار کے بدلے بھی نہ دوں گا بلکہ اگر آپ نے اس محل کے دروازے میں بھی داخل ہونے کی خواہش کی جو آپ نے کل رات خواب میں دیکھا تھا تو میں اس کی بھی اجازت نہ دوں گا۔ مسلمان سنار نے پوچھا:

آپ کو اس راز کی خبر کیسے ہوئی؟ تو یہودی نے جواب دیا: اس کی خبر مجھے اس ذات نے دی ہے جو کسی بھی چیز کو کہتی ہے: ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت سیّدُنا محمد صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔[1]

صدقہ کی برکت سے زانو کا پھوڑا دور ہو گیا

حضرت علی بن حسین بن شقیق رحمۃُ اللہِ علیہ کہتے ہیں: میرے سامنے ایک شخص نے امام عبد اللہ بن مبارک رحمۃُ اللہِ علیہ سے عرض کی: اے عبد الرحمن! سات برس سے میرے ایک زانو میں پھوڑا ہے طرح طرح کے علاج کئے اور طبیبوں سے رجوع کیا مگر کچھ نفع نہ ہوا۔ فرمایا: جا ایسی جگہ دیکھ جہاں لوگوں کو پانی کی حاجت ہو وہاں ایک کنواں کھود، (اور ارشاد فرمایا کہ) میں امید کرتا ہوں کہ وہاں تیرے لئے ایک چشمہ نکلے گا اور تیرا یہ خون بہنا بند ہو جائے گا۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا اور اچھا ہو گیا۔[2]

صدقہ کی برکت سے منہ کا پھوڑا دور ہو گیا

امام بیہقی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے استاد ابو عبد اللہ حاکم (صاحب مستدرک) کے منہ پر پھوڑا نکلا، طرح طرح کے علاج کئے، نہ گیا، قریب ایک سال اسی حال میں گزرا۔ انھوں نے ایک جمعہ کو امام استاذ ابو عثمان صابونی رحمۃُ اللہِ علیہ سے ان کی مجلس میں دعا کی درخواست کی، امام نے دعا فرمائی اور حاضرین نے بکثرت آمین کہی۔ دوسرا جمعہ ہوا، کسی بی بی نے ایک رقعہ مجلس میں ڈال دیا اس میں لکھا تھا کہ میں اپنے گھر پلٹ کر

1---اعانۃ الطالبین، 2/445، دار الکتب العلمیہ بیروت
2---شعب الایمان، 3/221، رقم: 3381، دار الکتب العلمیہ بیروت

گئی اور رات کو ابو عبد اللہ حاکم کے لئے دعامیں کوشش کی۔ میں خواب میں نبی صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی زیارت سے مشرف ہوئی گویا مجھے ارشاد فرماتے ہیں: "ابو عبد اللہ سے کہو: مسلمانوں پر پانی وسیع کر دو۔" امام بیہقی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں وہ رقعہ اپنے استاد امام حاکم رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس لے گیا، انھوں نے اپنے دروازے پر ایک سقایہ بنانے کا حکم دیا، جب بن چکا تو اس میں پانی بھروادیا اور برف ڈالی اور لوگوں نے پینا شروع کیا۔ ایک ہفتہ نہ گزرا تھا کہ شفاء ظاہر ہوئی اور پھوڑا جاتا رہا، چہرہ ایسا ہو گیا جیسے کبھی کچھ تھا ہی نہیں، اس کے بعد وہ برسوں زندہ رہے۔[1]

صدقہ کے متعلق بزرگانِ دین کے اقوال

(1) امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: "اعمال آپس میں فخر کرتے ہیں تو صدقہ کہتا ہے: میں تم سب سے افضل ہوں۔"[2]

(2) امیر المؤمنین حضرت سیدنا علیّ المرتضٰی رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اگر تمہارے پاس دنیا کی دولت آئے تو اس میں سے کچھ خرچ کرو، کیونکہ خرچ کرنے سے وہ ختم نہیں ہو جائے گی اور اگر دنیا کی دولت تم سے منہ پھیر کر جانے لگے تو بھی اس میں سے کچھ خرچ کرو، کیونکہ اس نے باقی نہیں رہنا۔[3]

ایک روٹی صدقہ کرنے کی برکت

(3) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: "ایک شخص نے 70 سال اللہ

1---شعب الایمان، 3/221، دار الکتب العلمیہ بیروت

2--- صحیح ابن خزیمہ، 4/95، رقم: 2433 دار الکتب العلمیہ بیروت

3---احیاء العلوم، 3/246 دار العرفۃ بیروت

کی عبادت کی پھر ایک فاحشہ سے زنا کر بیٹھا تو اس کے تمام اعمال ضائع ہو گئے پھر ایک مسکین کے پاس سے گزرا اور اس پر ایک روٹی صدقہ کی تو اللہ نے اس کا گناہ بخش دیا اور اس کے 70 سال کے اعمال لوٹا دیئے۔"[1]

(4) حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دین کے گناہ گار اور زندگی میں لاچار و بدحال بہت سے لوگ صرف اپنی سخاوت کی وجہ سے جنّت میں داخل ہوں گے۔[2]

(5) حضرت ابراہیم نخعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: "مجھے عیب دار چیز راہ خدا میں صدقہ کرنا ناپسند ہے۔"[3]

(6) حضرت امام شعبی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: "جو شخص خود کو صدقہ کے ثواب کا اس سے زیادہ محتاج نہ سمجھے جتنا فقیر صدقے کا محتاج ہے تو اس نے اپنا صدقہ ضائع کر دیا اور اسے اپنے چہرے پر دے مارا۔"[4]

بُرائی کے ستر دروازے بند

(7) حضرت ابن ابی الجعد رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بے شک صدقہ بُرائی کے 70 دروازے بند کر دیتا ہے اور پوشیدہ صدقہ ظاہری صدقہ پر 70 گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور یہ 70 شیاطین کے جبڑے چیر دیتا ہے۔[5]

1---احیاء العلوم، 1/226 دار المعرفۃ بیروت
2---احیاء العلوم، 3/247 دار المعرفۃ بیروت
3---احیاء العلوم، 1/226 دار المعرفۃ بیروت
4---المستطرف، 1/19، دار الفکر بیروت
5---احیاء العلوم، 1/226 دار المعرفۃ بیروت

(8)حضرت سیدنا لقمان رضی اللہُ عنہ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: جب تجھ سے کوئی خطا ہو جائے تو صدقہ دے۔[1]

(9)حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: میں صدقہ کے دانے کے علاوہ کسی دانے کو نہیں جانتا جو دنیا کے پہاڑوں کے برابر وزنی ہو۔[2]

تین باتیں جنت کے خزانوں میں سے

(10)حضرت عبد العزیز بن ابی روّاد رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: کہا گیا ہے کہ تین باتیں جنت کے خزانوں میں سے ہیں:(1)...بیماری کو چھپانا (2)...صدقہ چھپا کر دینا اور (3)...مصیبتوں کو چھپانا۔[3]

(11)حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: خیرات کرنے والے سخی کی زندگی بھی اچھی ہوتی ہے کہ اوّلاً تو اس پر دنیوی مصیبتیں آتی نہیں اور اگر امتحاناً آ بھی جائیں تو ربّ تعالیٰ کی طرف سے اسے سکون قلبی نصیب ہوتا ہے جس سے وہ صبر کرکے ثواب کما لیتا ہے، غرض کہ اس کے لئے مصیبت، معصیت (گناہ) لے کر نہیں آتی، مغفرت لے کر آتی ہے، بُری موت سے مراد خرابیِ خاتمہ ہے یا غفلت کی اچانک موت یا موت کے وقت ایسی علامت کا ظہور ہے جو بعد موت بدنامی کا باعث ہو اور ایسی سخت بیماری ہے جو میت کے دل میں گھبراہٹ پیدا کرکے ذکر اللہ سے غافل کردے، غرض کہ سخی بندہ ان تمام برائیوں سے محفوظ رہے گا۔[4]

1---البر والصلۃ للمروزی، ص143، رقم:281، دار الوطن ریاض
2---المستطرف، 1/19، دار الفکر بیروت
3---احیاء العلوم، 1/226 دار المعرفۃ بیروت
4---مراٰۃ المناجیح، 3/103، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

صدقہ و خیرات کے 25 فوائد

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے صدقہ و خیرات کے 25 فوائد ذکر فرمائے ہیں: (1) اللہ کے حکم سے بری موت سے بچے گا اور ستر دروازے بری موت کے بند ہوں گے۔ (2) عمر زیادہ ہوگی۔ (3) تعداد بڑھے گی۔ (4) روزی میں مال کی وسعت اور کثرت ہوگی اور صدقہ کی عادت سے کبھی محتاج نہ ہوگا۔ (5) خیر وبرکت پائے گا۔ (6) آفتیں بلائیں دور ہوں گی، بُری قضا ٹلے گی، ستر دروازے برائی کے بند ہوں گے، اور ستر قسم کی بلا اور مصیبت دور ہوگی۔ (7) شہر آباد ہوں گے۔ (8) شکستہ حالی دور ہوگی۔ (9) خوف اندیشہ زائل اور دلی اطمینان حاصل ہوگا۔ (10) مدد الٰہی شامل ہوگی۔ (11) رحمت الٰہی واجب ہوگی۔ (12) ملائکہ اُس پر دُرود (دعائے رحمت) بھیجیں گے۔ (13) رضائے الٰہی کے کام کرے گا۔ (14) غضب الٰہی اس پر سے زائل ہوگا۔ (15) اس کے گناہ بخشے جائیں گے، مغفرت اس کے لئے واجب ہوگی، اس کے گناہوں کی آگ بجھ جائے گی۔ (16) خدمت اہل دین میں صدقہ سے بڑھ کر ثواب پائے گا۔ (17) غلام آزاد کرنے سے زیادہ اجر لے گا۔ (18) اس کے ٹیڑھے کام درست ہوں گے۔ (19) آپس میں محبتیں بڑھیں گی جو ہر خیر وخوبی کا باعث ہیں۔ (20) تھوڑے خرچ میں بہت کا پیٹ بھرے گا کہ تنہا کھاتا تو ڈبل خرچ آتا۔ (21) اللہ پاک کے حضور درجے بلند ہوں گے۔ (22) مولیٰ تبارک وتعالیٰ ملائکہ سے اس کے ساتھ مباہات (فخر) فرمائے گا۔ (23) روز قیامت دوزخ سے امان میں رہے گا، آتش دوزخ اس پر حرام ہوگی۔ (24) آخرت میں احسان الٰہی سے بہرہ مند ہوگا کہ نہایت مقاصد وغایت مرادات (مقصدوں و مرادوں کی انتہاو انجام) ہے۔ (25) خدا

نے چاہا تو اس مبارک گروہ میں شامل ہو گا جو حضور پر نور سید عالم صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نعل اقدس کے تصدق میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گا۔[1]

صدقہ وخیرات کا ذہن بنانے اور اس پر عمل کے 14 طریقے

(1)راہِ خدا میں خرچ کرنے کے دُنیوی واُخروی فوائد پیش نظر رکھیے: اس طرح کے بہت سے فوائد اس کتاب میں گزر چکے ہیں ان کو بار بار پڑھیے۔

(2)بزرگانِ دِین کے واقعات کا مطالعہ کیجئے: بندہ جب بزرگانِ دِین کے واقعات کا مطالعہ کرے گا کہ وہ کیسے راہِ خدا میں خرچ کرتے تھے تو اُسے بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کا جذبہ نصیب ہو گا، اِس کے لئے حجۃ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ کی مایہ ناز تصنیف "اِحیاء العلوم" جلد سوم، ص 741(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)سے مطالعہ بہت مفید ہے۔

(3)بخل کی مذمت، اَسباب اور علاج کا مطالعہ کیجئے: راہِ خدا میں خرچ نہ کرنے کا ایک سبب بخل(کنجوسی) بھی ہے، جب بندہ بخل کی مذمت، اَسباب اور اُن کے علاج کا مطالعہ کرے گا تو بخل سے بچنا آسان ہو جائے گا اور اُسے راہِ خدا میں خرچ کرنے کا جذبہ نصیب ہو گا۔ اِس کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ اِن کتب کا مطالعہ بہت مفید ہے: اِحیاء العلوم، جلد سوم، باطنی بیماریوں کی معلومات، ص128، جہنم میں لے جانے والے اَعمال۔ وغیرہ وغیرہ

(4)والدین کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہوئے صدقہ کیجئے: والدین پر خرچ کرنے کا

1---ماخوذ از فتاوی رضویہ، 23/153 رضا فاؤنڈیشن لاہور

حکم خود قرآنِ پاک میں دیا گیا ہے، چنانچہ سورۂ بقرہ میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿یَسْـَٔلُوْنَكَ مَا ذَا یُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَ الْاَقْرَبِیْنَ وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ؕ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں تم فرماؤ جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور راہ گیر کے لئے ہے۔[1]

(5) اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلۂ رحمی کرتے ہوئے صدقہ کیجئے: صلۂ رحمی کا حکم بھی خود ربّ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں اِرشاد فرمایا ہے جیسا کہ مذکورہ آیت مبارکہ گزری۔ نیز اَحادیث مبارکہ میں بھی اِس کے بہت فضائل بیان فرمائے گئے ہیں۔ صدقہ کرنے اور رشتہ داروں کے ساتھ صلۂ رحمی کرنے سے رِزق میں وُسعت اور عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔

(6) اپنے اہل وعیال کی کفالت کرکے صدقہ کیجئے: اہل خانہ پر خرچ کرنے کے اَحادیث مبارکہ میں بہت فضائل بیان فرمائے گئے ہیں۔ ☆جو ثواب کی نیت سے اپنے اہلِ خانہ پر خرچ کرے تو یہ بھی صدقہ ہے۔ ☆بندے کے میزان میں سب سے پہلے اہل وعیال پر خرچ کیے گئے مال کو رکھا جائے گا۔ ☆سب سے افضل دینار وہ ہے جسے بندہ اپنے گھر والوں پر خرچ کرے۔[2]

(7) یتیموں مسکینوں سے حسن سلوک کرکے صدقہ کیجئے: فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ”میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں ایسے (شہادت کی انگلی اور بیچ والی

1---پ2، البقرہ:215
2---فیضان ریاض الصالحین، 1/86، مکتبۃ المدینہ کراچی

انگلی کی طرح) اکھٹے ہوں گے۔"[1] ایک اور حدیث پاک میں فرمایا: بیوہ اور مسکین کی اِمداد و خبر گیری کرنے والا اللہ پاک کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔[2]

(8) ایصالِ ثواب کرکے صدقہ کیجئے: اِیصالِ ثواب بھی صدقہ کرنے کا ایک بہترین مَصرَف ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہُ عنہ کی والدہ کا انتقال ہو گیا تو انہوں نے بارگاہِ رِسالت میں عرض کی: سعد کی ماں کا انتقال ہو گیا (میں ایصالِ ثواب کے لیے کچھ صدقہ کرنا چاہتا ہوں) تو کون سا صدقہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: پانی۔ اُنہوں نے ایک کنواں کھدوا دیا اور کہا: یہ اُمِّ سعد کے لیے ہے۔(یعنی اس کا ثواب میری ماں کو پہنچے۔) اِیصالِ ثواب کے لئے خرچ کرنے کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں: ☆اپنے مرحومین کی اَرواح کے لئے کسی بھی نیک اور جائز کام میں خرچ کرنا☆مسجد میں پیسے دے دینا☆ مدرسہ وغیرہ میں پیسے دے دینا ☆ گھر میں فاتحہ خوانی ☆بارہویں شریف ☆گیارہویں شریف ☆رجب میں کونڈے ☆گھر یا علاقے میں اجتماع ذکر ونعت ☆بزرگانِ دِین کے اَعراس ☆گھر میں قرآن خوانی ☆غریبوں، یتیموں، مسکینوں، ناداروں میں کھانا تقسیم کرنا☆کسی بیوہ و مجبور کی مدد ☆مسافروں کی خیر خواہی ☆ مدنی قافلے میں سفر کرنا یا کسی کو سفر کروا دینا☆ دینی کتب ورسائل خرید کر وقف کر دینا☆کسی بیمار کا علاج کروا دینا وغیرہ وغیرہ۔ یہ تمام اِیصالِ ثواب کی مختلف صورتیں ہیں، اِن میں خرچ کرنا راہِ خدا میں ہی خرچ کرنا ہے۔

(9) راہِ خدا میں صدقہ وخیرات کیجئے: مطلق صدقہ وخیرات کرکے راہ خدا میں

1--- بخاری، 4/ 101، حدیث:6005

2--- بخاری، 4/ 102، حدیث:6007

خرچ کیجئے: کہ اس کے کثیر فضائل وفوائد احادیث مبارکہ میں بیان فرمائے گئے ہیں، تین فرامین مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پیشِ خدمت ہیں: ☆"صدقہ دیا کرو بے شک صدقہ تمہارے لئے جہنم سے بچاؤ کا ایک ذریعہ ہے۔"[1] ☆"صدقہ بری موت سے بچاتا ہے اور نیکی عمر بڑھاتی ہے۔"[2] ☆"صدقہ برائی کے ستر دروازے بند کرتا ہے۔"[3]

(10) خفیہ طور پر راہِ خدا میں خرچ کیجئے: چھپا کر راہِ خدا میں خرچ کرنے کی ترغیب خود قرآنِ پاک میں دلائی گئی ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِیَ ۚ وَ اِنْ تُخْفُوْهَا وَ تُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ؕ وَ یُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَیِّاٰتِكُمْ ؕ ترجمۂ کنز الایمان: اگر خیرات اعلانیہ دو تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چُھپا کر فقیروں کو دو یہ تمہارے لئے سب سے بہتر ہے اور اس میں تمہارے کچھ گناہ گھٹیں گے۔﴾[4] فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: بے شک مخفی صدقہ ربّ تعالیٰ کے غضب کو بجھاتا ہے۔[5]

(11) کھانا کھلا کر، پانی پلا کر صدقہ کیجئے: فرمان مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: "جو اپنے (مسلمان) بھائی کو روٹی کھلائے یہاں تک کہ اُس کا پیٹ بھر جائے اور اُسے پانی

1---شعب الایمان، 3/214، حدیث:3355، دار الکتب العلمیہ بیروت

2---مسند امام احمد، 5/441، حدیث:16079 دار الفکر بیروت

3--- معجم کبیر، 4/274، حدیث:4402، دار احیاء التراث العربی بیروت

4---پ3، البقرہ:271

5--- معجم کبیر، 19/421، حدیث:1018، دار احیاء التراث العربی بیروت

پلائے یہاں تک کہ اُس کی پیاس بجھ جائے تو اللہ پاک اُسے دوزخ سے ایسی سات خندقوں کے برابر دور کر دے گا جن میں سے ہر دو خندقوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہو۔"(1)

(12) قرض دے کر صدقہ کیجئے: قرض دینا بھی راہِ خدا میں صدقہ کرنے اور خرچ کرنے جیسا ہے بلکہ قرض کا کئی گنا اجر دیا جاتا ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہے: "شب معراج میں نے جنت کے دروازے پر لکھا دیکھا: صدقہ دس گنا اور قرض اٹھارہ گنا (زیادہ اَجر رکھتا) ہے۔"(2)

(13) تنگدست پر آسانی کر کے صدقہ کیجئے: تنگ دست پر آسانی کرنے سے اجر و ثواب کی امید ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہے: "جو کسی تنگدست پر آسانی کرے تو اللہ پاک دنیا و آخرت میں اُس پر آسانی فرمائے گا۔"(3)

(14) مسجد تعمیر کر کے صدقہ کیجئے: تعمیر مسجد میں خرچ کی بھی بہت فضیلت ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہے: "جو اللہ پاک کی رضا کے لئے مسجد بنائے گا تو اللہ پاک اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔"(4) اسی طرح مدرسے یا کسی بھی دینی عمارت وغیرہ کی تعمیر میں خرچ کرنا بھی راہِ خدا میں ہی خرچ کرنا ہے۔(5)

1--- مستدرک حاکم، 5/178، حدیث: 7654، دار المعرفۃ بیروت

2--- ابن ماجہ، 3/154، حدیث: 2431، دار المعرفۃ بیروت

3--- ابن ماجہ، 3/146، حدیث: 2417، دار المعرفۃ بیروت

4--- بخاری، 1/171، حدیث: 450 دار الکتب العلمیہ بیروت

5--- نجات دلانے والے اعمال، ص 187 تا 193

سید کامران عطاری مدنی
کے چند مزید رسالے

1 63 حکایات و واقعات 2 تہجد گزاروں کے واقعات 3 ارشاداتِ اعلیٰ حضرت

4 تفسیر صراط الجنان سے ماخوذ حکایات و واقعات

5 تفسیر صراط الجنان سے ماخوذ فتاویٰ رضویہ کی عبارات

6 آیتِ درود اور شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

7 لقمۂ حرام کی تباہ کاریاں 8 حضرت حاتم اصم کے واقعات 9 فضائلِ درودِ پاک

10 عقلمندوں کے لیے نصیحتوں کے مدنی پھول 11 حکایاتِ احیاء العلوم

12 کثرت سے مطالعہ کرنے والے بزرگوں کے واقعات

13 علمِ غیبِ مصطفیٰ قرآنی آیات و تفاسیر کی روشنی میں

14 آیاتِ احکام ماخوذ از تفسیر صراط الجنان 15 حکایاتِ روح البیان

16 حیاتِ انبیاء پر عمدہ دلائل 17 سود کی تباہ کاریاں

18 امام اعظم کی ذہانت کے 200 واقعات 19 صفر کا مہینہ ہرگز منحوس نہیں

20 اخلاقِ مصطفیٰ قرآن کی روشنی میں 21 حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی 111 نصیحتیں

22 شانِ ولی 23 زبان کی آفات 24 خدمتِ والدین کا صلہ 25 توسل پر عمدہ دلائل

26 عدمِ سایۂ مصطفیٰ پر عمدہ دلائل 27 قیلولہ اور سائنس 28 حفظِ قرآن کے فضائل

29 عاشقانِ رسول کی قبریں 30 امام احمد بن حنبل اور معمولاتِ اہلسنت

31 ساری کثرت پاتے یہ ہیں 32 رشوت کی تباہ کاریاں 33 احادیثِ قدسیہ کے انوار

34 تخریج احادیثِ فیضانِ سنّت 35 نابالغ بچوں کے احکام و مسائل

36 شانِ امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ 37 مختلف حکایات و واقعات

38 فحش وڈیوز دیکھنے کا عبرتناک انجام 39 دیُوث کون؟ 40 فتنۂ دجّال

41 مَاْیِلَاتٌ مُمِیْلَاتٌ کون؟ 42 امام بخاری علیہ الرحمہ اور معمولاتِ اہلسنت

43 امام مسلم علیہ الرحمہ اور معمولاتِ اہلسنت 44 سخاوتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم قرآن و حدیث کی روشنی میں

45 کالے جادو کا علاج 46 تعویذ پہننا شرک نہیں

47 حضرت خضر علیہ السلام نبی ہیں یا ولی؟ علمی و تحقیقی گفتگو 48 خون کے آنسو

49 ننگے سر نماز پڑھنا کیسا؟ 50 بزرگانِ دین کا شوقِ عبادت 51 بزرگانِ دین کا شوقِ تلاوت

52 حدیثِ غدیر اور حدیثِ منزلت کی شرعی حیثیت 53 اسم اعظم کی تحقیق

54 بزرگانِ دین کا شوقِ صدقہ و خیرات

ان شاء اللہ عنقریب آنے والے رسالوں کے نام

1 مسئلہ سماعِ موتی پر علمی و تحقیقی گفتگو

2 تلخیص رسالہ حیات الموات فی بیان سماع الاموات

3 تلخیص رسالہ الامن والعلی لناعتی المصطفی بدافع البلا

4 تلخیص رسالہ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین